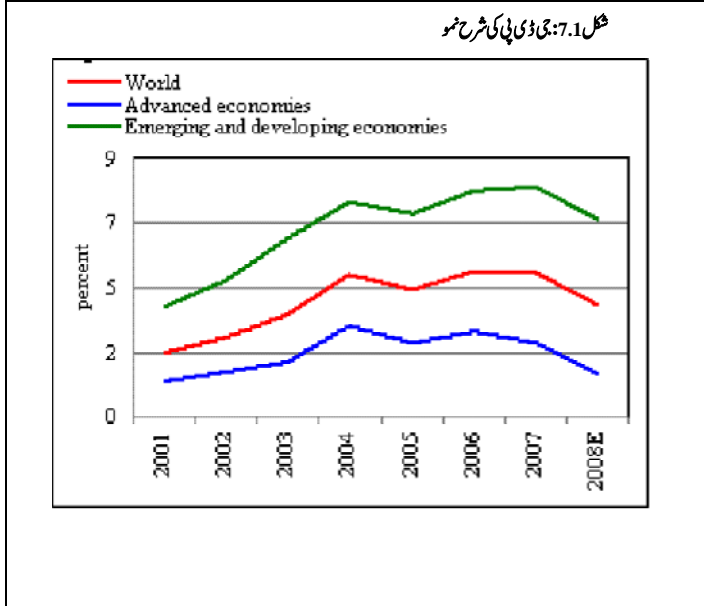


7 ادائیگیوں کا توازن

7.1 بین الاقوامی صورتحال¹



جوں جوں 2008ء آگے بڑھا، بین الاقوامی مالی بحران کے مقابلے میں عالمی معیشت کی لچک کے حوالے سے ابتدائی امیدیں ماند پڑ گئیں اور عالمی معیشت کساد بازاری کی طرف جاتی نظر آ رہی ہے۔ سرمائے کے مسلسل نقصان اور آئندہ کے بارے میں غیر یقینی کیفیت نے خطرے سے بچنے کے رجحان میں اضافہ کر دیا جس سے بین الاقوامی سطح پر سرمایہ منڈیوں میں دستیاب قرضہ کم ہو گیا۔ یہ بھی واضح ہوتا جا رہا ہے کہ قبل ازیں عالمی منڈیوں (خصوصاً بھارت اور چین جیسی ابھرتی ہوئی منڈیوں) کو امریکی معیشت کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی امیدیں درست نہ تھیں۔

مزید یہ کہ عالمی منڈی میں گرانی کا دباؤ بھی بڑھا ہے۔ اس کی بڑی وجہ 2008ء کے زیادہ عرصے کے دوران اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی تھی جن میں بیشتر اجناس کے نرخ ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئے۔ اگرچہ اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا ایک سبب فصلوں کے خراب ہونے جیسے عارضی عوامل کی بنا پر تھا تاہم کچھ ساختی تبدیلیاں بھی نظر آ رہی ہیں۔ نتیجتاً یہ سمجھا جا رہا ہے کہ اگرچہ بعض اہم اجناس کی قیمتیں کچھ کم ہو سکتی ہیں خصوصاً عالمی طلب میں کمی کی بنا پر، تاہم خطرہ ہے کہ 2008ء کی اوسط اس سطح سے زیادہ رہے گی جو گذشتہ برسوں میں دیکھی گئی تھی۔ بہر حال معیشت کی عالمی سست رفتاری نے گرانی کی توقعات کو کسی حد تک کم کر دیا ہے اور مالی استحکام بڑا چیلنج بن کر سامنے آیا ہے۔

ان حالات نے ماہرین کو 2008ء کے لیے عالمی نمو کے تخمینوں میں کمی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ 2008ء میں عالمی معاشی نمو کم ہو کر 3.9 فیصد ہونے کی توقع ہے جبکہ پچھلے سال یہ 5 فیصد تھی (دیکھئے شکل 7.1)۔ اگرچہ گرانی کی شرح بڑھ کر ترقی یافتہ ملکوں میں 3.6 فیصد اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں 9.4 فیصد ہو جانے کی پیش گوئی ہے تاہم 2009ء کے اواخر میں اول الذکر کے کم ہو کر 1.4 فیصد اور مؤخر الذکر کے 7.1 فیصد ہو جانے کا امکان ہے۔

جدول 7.1: عالمی معیشتوں کے اہم معاشی اظہارے

جاری حسابات کا توازن (جی ڈی پی کا تناسب)	شرح گرانی		پیداواری نمو		دنیائے ترقی یافتہ ممالک امریکہ یورپ جاپان برطانیہ امیرتوں کی منڈیاں چین روس بھارت پاکستان بنگلہ دیش فلپائن انڈونیشیا
	2007	2008*	2007	2008*	
2008*					5.0
					3.7
-1.0	-0.9	3.6	2.2	1.4	2.6
-4.6	-5.3	4.2	2.9	1.4	2.0
-0.5	0.2	3.5	2.1	1.2	2.6
4.0	4.8	1.6	-	0.5	2.1
-3.6	-3.8	3.8	2.3	0.8	3.0
		9.2	6.4	6.6	8.0
9.5	11.1	6.4	4.8	9.7	11.9
6.5	5.9	14.0	9.0	6.8	8.1
-2.8	-1.4	7.9	6.4	7.8	9.3
-8.7	-4.8	12.0	7.8	5.8	6.4
1.0	1.1	10.1	9.1	7.0	6.3
2.4	4.4	10.1	2.8	4.4	7.2
0.1	2.5	9.8	6.2	6.1	6.3

ماخذ: ورلڈ اکنامک آؤٹ لک آکٹوبر 2008ء اور ورلڈ اکنامک آؤٹ لک نومبر 2008ء اپ ڈیٹ۔
* پیش گوئی

¹ اس حصے میں کی جانے والی بحث آئی ایم ایف کے ورلڈ اکنامک آؤٹ لک کے شمارہ اکتوبر 2008ء پر مبنی ہے۔

جدول 7.2: بیرونی کھاتے کا خلاصہ

فرق (%)	مالیت (ارب امریکی ڈالر)		فرق (%)
	مالی سال 07ء	مالی سال 08ء	
104.1	37.8	-14.0	-6.9
57.5	15.0	-15.3	-9.7
16.5	4.4	20.1	17.3
31.2	8.0	35.4	27.0
-55.6	-17.9	1.3	2.8
17.4	19.4	6.4	5.5
-25.6	72.1	7.8	10.4
0.3	46.0	5.2	5.1
-98.9	233.0	0.0	3.3
38.5	31.7	2.5	1.8
216.4	-37.2	0.5	0.2
-254.3	179.6	-5.8	3.7

ترقی یافتہ معیشتیں کساد بازاری کا شکار یا اس کے قریب ہیں کیونکہ انہیں براہ راست مالی دھچکا برداشت کرنا پڑا ہے۔ امریکہ میں خاصی زری اور مالیاتی اعانت کے باوجود معاشی نمو 2007ء میں 2 فیصد سے کم ہو کر 2008ء میں 1.4 فیصد ہو جانے کی توقع ہے۔ دیگر ترقی یافتہ معیشتوں میں بھی سست رفتاری دیکھنے میں آ رہی ہے (دیکھئے جدول 7.1)۔

اسی طرح ترقی یافتہ معیشتوں کی سست روی کے اثرات اور گرانی کے دباؤ سے نمٹنے کے لیے اختیار کردہ زری پالیسیوں کی بنا پر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بھی 2007ء کی مضبوط کارکردگی کے برخلاف 2008ء کے دوران تیز رفتاری میں کمی آ رہی ہے۔ ان معیشتوں کی نمو جو 2007ء میں 8 فیصد تھی 2008ء میں 6.9 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔ اس گروپ کے اندر چین، بھارت اور روس، جو قبل ازیں اس خطے میں زبردست نمو کا مظاہرہ کر رہے تھے، کی معاشی نمو 2008ء کے دوران خاصی کم ہونے کی توقع ہے (دیکھئے جدول 7.1)۔

جدول 7.3: بیرونی کھاتے میں بگاڑ کی تفریح کرنے والے اہم عوامل

م 04ء	م 05ء	م 06ء	م 07ء	م 08ء
33.8	46.0	63.7	64.6	120.8
10.0	14.3	13.0	12.9	11.7
19.5	21.6	21.3	23.3	21.8
4.9	4.4	5.1	5.0	3.7
7.5	9.0	5.8	6.8	5.8
5279	7450	9989	13772	12289
337	249	165	161	755
B2	B2	B2	B1	B2

7.2 پاکستان کا بیرونی کھاتہ

جاری حسابات کے خسارے میں خرابی جو م 05ء کے دوران ظاہر ہوئی، مسلسل چوتھے سال جاری رہی اور م 08ء میں جی ڈی پی کے 8.4 فیصد تک پہنچ گئی جو پچھلے تیس سال کی بلند ترین سطح ہے۔ پاکستان کے بیرونی کھاتے کا یہ منفی رجحان مذکورہ عرصے کے دوران مالی کھاتے کی فاضل رقم کی بنا پر مزید خرابی کا شکار ہوا (دیکھئے جدول 7.2)۔ نتیجے کے طور پر شرح مبادلہ اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ برقرار رہا۔

م 08ء میں جاری حسابات کے بڑھتے ہوئے خسارے پر ایک طرف تو مجموعی ملکی طلب کا اثر تھا اور دوسری جانب دیگر متعدد خارجی اور داخلی عوامل تھے (دیکھئے جدول 7.2)۔ ایک جانب پاکستان کو تیل اور دیگر اجناس کی عالمی قیمتوں میں بے پناہ اضافے اور ٹیکسٹائل کی اہم برآمدی منڈیوں میں سستی کا سامنا کرنا پڑا اور دوسری جانب حقیقی پیداوار کے شعبوں میں (بجلی کی قلت، ماپوں کن فصلوں وغیرہ کی وجہ سے) کم پیداواری نمو اور بہت زیادہ توسیعی مالیاتی پالیسی کی بنا پر درآمدی طلب میں تیزی آئی۔ جن اشیاء پر زراعت دیا گیا تھا ان کی بہت زیادہ خرید و فروخت اور اسمگلنگ کی وجہ سے مقامی معیشت کو اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے بچانے کی کوششیں بھی مہنگی ثابت ہوئیں جس سے مقامی طور پر اجناس کی قلت پیدا ہوئی۔ ان تمام عوامل نے م 08ء میں جاری حسابات کے خسارے کو مزید بگاڑنے میں خاصا کردار ادا کیا۔ کارکنوں کی ترسیلات وہ واحد چیز تھی جس نے کچھ سہارا دیا اور م 08ء کے دوران ان میں 17.4 فیصد اضافہ ہوا۔

م 08ء سے پہلے سازگار بین الاقوامی اور ملکی ماحول کی بنا پر پاکستان جاری حسابات کا بڑا خسارہ بیرون ملک سے آنے والی غیر قرضہ جاتی رقوم اور امداد ہندگان کے رعایتی قرضوں سے آسانی پورا کرنے میں کامیاب ہوتا رہا۔ لیکن جیسا کہ اسٹیٹ بینک اپنی مختلف رپورٹوں میں نشاندہی کرتا رہا ہے، اس سے یہ خطرہ بڑھ گیا تھا کہ اگر ان رقوم کی آمد میں سست رفتاری

آئی تو معیشت متاثر ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر جزدانی سرمایہ کاری بہت تغیر پذیر ہے اور حالیہ برسوں میں بیرون ملک سے آنیوالی رقوم میں اس کا حصہ باعث تشویش بنا رہا ہے۔

اس طرح جب ماس 08ء میں عالمی مالی بحران سامنے آیا اور سیاسی صورتحال کی بنا پر یہ اندیشے بڑھے کہ اس ملک میں سرمایہ کاری مندوش ہوگی (دیکھئے جدول 7.3) تو بین الاقوامی منڈیوں سے رقوم حاصل کرنے کی پاکستان کی صلاحیت سخت متاثر ہوئی۔ نجکاری کے مجوزہ منصوبے مؤخر کر دیے گئے، ریاستی قرضوں کا اجرا ملتوی کر دیا گیا اور جزدانی سرمایہ کاری بہت کم ہو گئی۔ سرمائے کی آمد گھٹنے سے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھا۔

جاری حسابات کے تیزی سے بڑھتے ہوئے خسارے اور اس کے نتیجے میں زرمبادلہ پر دباؤ کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں ردوبدل ضروری ہے۔ عالمی تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری حسابات میں ردوبدل ملکی طلب میں تیزی سے کمی، حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں کمی یا ان دونوں کے امتزاج سے ہوتی ہے (دیکھئے باکس 7.1)۔

باکس 7.1: جاری حسابات میں تبدیلی کے عالمی رجحانات۔ پاکستان کے لیے سبق

جاری حسابات کے خسارے کی تبدیلی² کے عالمی تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت میں سست روی یا حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں کمی یا ان دونوں کے امتزاج سے یہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ جب ملکی طلب میں کمی کی وجہ سے جاری حسابات میں بہتری آئے تو اس کے لیے "اندرونی تبدیلی" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جبکہ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی وجہ سے جاری حسابات میں مدد ملے تو اسے "بیرونی تبدیلی" کہتے ہیں۔ ان دونوں عوامل کے امتزاج سے جاری حسابات میں بہتری آئے تو اسے "مخلوط تبدیلی" کہا جاتا ہے۔ جاری حسابات کے عالمی رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ تبدیلیاں معیشت میں سست روی کی بنا پر آتی ہیں جبکہ باقی پچاس فیصد میں بیرونی تبدیلیاں اور مخلوط تبدیلیاں پچیس فیصد ہوتی ہیں۔

اس مضمون کے لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ تبدیلی کی ان اقسام کا تعلق کسی ملک کی جسامت سے نہیں بلکہ اس ملک کے معاشی مسائل سے ہے کہ اس میں کتنا کھلا پن ہے، کتنی صنعتیں ہیں یا شرح مبادلہ کا تعین کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ معاشی مسائل پر انحصار کرنے والی تبدیلی کی اقسام کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1) اندرونی تبدیلی

یہ تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب جاری حسابات کا خسارہ ملکی طلب میں اضافے کی وجہ سے بڑھتا ہے۔ اس کا اظہار مثبت اور بڑھتے ہوئے پیداواری فرق اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے گرانے کے دباؤ سے ہوتا ہے۔ جاری حسابات میں بہتری ملکی طلب کی نمو میں سست روی اور درآمدات میں کمی سے آتی ہے۔ اس کے علاوہ اندرونی تبدیلی کے ساتھ گرانے میں کچھ کمی بھی ہوتی ہے۔

2) بیرونی تبدیلی

بیرونی تبدیلی اس وقت قابل تریج ہے جب جاری حسابات کا خسارہ معاشی نمو کی بنا پر پست برآمدی نمو اور شرح مبادلہ کے حد سے متجاوز تعین کے باعث بڑھ جائے۔ شرح مبادلہ میں کمی سے ملکی مسابقت میں اضافہ ہوتا ہے جس سے خالص برآمدات بڑھ جاتی ہیں اور نہ صرف جاری حسابات کا توازن بہتر ہوتا ہے بلکہ معاشی نمو کو بھی مثبت تحریک ملتی ہے۔

3) مخلوط تبدیلی

مذکورہ بالا دونوں اقسام کا امتزاج ایسی صورتوں میں فائدہ مند ہے جن میں جاری حسابات کا خسارہ معاشی تیزی اور شرح مبادلہ کے حد سے متجاوز تعین کی بنا پر ہو۔ اس صورت میں معاشی سست رفتاری اور شرح مبادلہ میں کمی اندرونی اور بیرونی تبدیلیوں کے مقابلے میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ جاری حسابات کا خسارہ ملکی طلب (درآمدات میں کمی) میں تیزی سے کمی اور ملکی مسابقت (برآمدات میں اضافہ) میں تیز رفتار اضافے کے ذریعے بہتر بنا یا جاتا ہے۔

مزید برآں اندرونی اور مخلوط تبدیلیاں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے دور میں لائی جاتی ہیں۔

اس پس منظر میں پاکستان کے جاری حسابات کے خسارے کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری حسابات کے خسارے کی بنیادی وجہ درآمدات میں تیزی سے نمو ہے۔ درآمدات میں تیز توسیع کا اہم سبب گذشتہ 5 برسوں کے دوران بلند معاشی شرح نمو اور اجناس کی بلند عالمی قیمتیں ہیں اور اس کی عکاسی گرانے کے دباؤ میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ مزید برآں بین الاقوامی مسابقت کے دباؤ کے مقابلے میں نیگیشنل کی برآمدات میں سست نمو بھی جاری حسابات کے خسارے کا باعث ہے۔ عالمی تجربے کے حقائق سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں جاری حسابات کے خسارے میں بہتری اندرونی اور بیرونی تبدیلی کے امتزاج کے ذریعے لائی ہوگی۔ ملک میں اندرونی تبدیلی کا عمل پہلے ہی سے سخت زری پالیسی کی شکل میں جاری ہے تاہم بیرونی تبدیلی کے ذریعے شرح مبادلہ میں حقیقی معنوں میں کمی پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

Bernardina Algeri and Thierry Bracke 2007: Patterns of Current Account Adjustment Insights from Past Experience, European Central Bank Working Paper No. 762

2 جاری حسابات کی تبدیلی کا مطلب ان ملکوں کے جاری حسابات میں بہتری ہے جن کی معیشتیں تیز (چار برس میں) بھروس (خسارے میں کم از کم ایک تہائی بہتری) اور پائیدار (کسی بڑی خرابی کے بغیر) راستے پر گامزن ہوں۔

ان عوامل کے علاوہ پاکستان کے جاری حسابات کے خسارے میں پنہاں کمزوریوں کا تجزیہ کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ بچت اور برآمدات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے (دیکھئے باکس 7.2)۔ آخری نکتہ یہ ہے کہ پاکستان اپنا جاری حسابات کا خسارہ کسی حد تک کم کرنے کے لیے ترسیلات مزید بڑھا سکتا ہے۔

باکس 7.2: جاری حسابات کے توازن کا تعین کرنے والے عوامل: وسط تا طویل مدت

جاری حسابات کا خسارہ اور جی ڈی پی کا تناسب پاکستان میں گزشتہ چار برسوں سے متواتر بڑھتے ہوئے مالی سال 08ء میں 8.4 فیصد ہو گیا۔ یہ خسارہ بیرونی کھاتے کے لیے خطرناک ہے جس کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے۔

زیر نظر تحریر میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک دونوں میں جاری حسابات کے توازن کا تعین کرنے والے وسط تا طویل مدتی عوامل کی مختلف مشاہداتی تحقیقات کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان میں جاری حسابات کے خسارے میں توسیع کے پیچھے کون کون سی کمزوریاں ہیں۔

جدول 7.2.1: جاری حسابات کے تعینی عوامل پر حالیہ تحقیق کے نتائج

جنم اور پرساد	جنم اور راجو	سی ای ای آر آئی ایم ایف	جسمین رحمن
2003ء	2007ء	2006a	2008
0.306***	0.15**	0.19***	0.39***
0.048***	0.049***	0.02***	0.04***
		0.23***	0.15***
0.42	0.42	0.52	0.42
18 صنعتی اور 71	19 صنعتی اور 70	22 صنعتی اور 32 ترقی	21 صنعتی اور 38 ترقی
ترقی پذیر	ترقی پذیر	پذیر	پذیر
1971ء تا	1971ء تا	1973 تا 2004ء	1971 تا 2006ء
1995ء	2004ء		

نوٹ: *** اور ** کا مطلب بالترتیب 5 فیصد اور 1 فیصد پر شمار پائی اہمیت۔

حالیہ تحقیقات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ جاری حسابات کے توازن کا تعین کرنے والے عوامل میں تین متغیرات شامل ہیں یعنی مالیاتی توازن، خالص غیر ملکی اثاثے اور تیل کا تجارتی توازن (دیکھئے جدول 7.2.1)۔^{3,4}

مالیاتی توازن کا جاری حسابات کے توازن کے ساتھ مفید مثبت تعلق ہے۔ مالیاتی توازن میں ایک فیصدی درجہ اضافہ جاری حسابات کے توازن میں 0.15-0.39 فیصدی درجے کا باعث بنتا ہے۔

اسی طرح غیر ملکی واجبات کے مقابلے میں ہماری غیر ملکی اثاثے رکھنے والے ممالک کے جاری حسابات کا توازن فاضل ہوتا ہے۔ غیر ملکی واجبات کی سطح بلند (خالص غیر ملکی اثاثوں کی سطح کم) ہوتو سرمایہ کاری آمدنی (نفع و منافع منقسمہ) اور قرضوں کی واپسی کے ذریعے سرمائے کی بیرون ملک منتقلی ہوتی ہے۔ یہ صورتحال جاری حسابات کے خسارے کو بڑھانے کا باعث بنتی ہے۔⁵

جاری حسابات کے توازن میں تیل کا تجارتی توازن ایک اہم عامل ہے۔ تیل کی بلند قیمتوں کی وجہ سے تیل درآمد کرنے والے ملکوں کا جاری حسابات کا توازن کم ہوتا ہے جبکہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کا جاری حسابات کا توازن بڑھتا ہے۔ تیل کے تجارتی توازن اور جی ڈی پی کے تناسب میں ایک فیصدی درجہ اضافے سے جاری حسابات کا توازن تقریباً 0.15-0.23 فیصدی درجے بڑھ جاتا ہے۔

ان متغیرات کے علاوہ پیداواریت میں فرق، تجارتی کھلا پن، نجی شعبے کا قرضہ اور مالی گہرائی جاری حسابات کے توازن کا تعین کرنے والے دیگر اہم عوامل ہیں جو اس لٹریچر میں بیان کیے گئے ہیں۔ پیداواریت میں فرق (استعداد کے لحاظ سے)، تجارت میں کھلا پن اور نجی شعبے کے قرضے میں اضافے سے جاری حسابات کے توازن میں کمی آتی ہے کیونکہ اس سے درآمدات بڑھ جاتی ہیں جبکہ مالی گہرائی میں اضافے سے جاری حسابات کا توازن بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس سے قومی بچت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس پس منظر میں پاکستان میں جاری حسابات کے خسارے میں حالیہ اضافہ مالیاتی خسارے اور تیل کے تجارتی توازن میں بگاڑ کی وجہ سے ہے (دیکھئے جدول 7.2.2)۔ مالیاتی خسارہ (مالی سال 08ء کے دوران) قومی بچت میں کمی کی وجہ سے تھا جبکہ تیل کے تجارتی توازن میں بگاڑ عالمی طور پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے باعث آیا۔ قومی بچت میں کمی (سرمایہ کاری میں اضافہ نہ ہونا) زیادہ پریشان کن ہے کیونکہ اس سے بین الاقوامی ادائیگی قرض کی صلاحیت⁶ کو بڑھانے کے لیے پیداواری صلاحیت میں اضافہ نہیں ہوتا (مالٹیسی فریٹی اور رین 1996ء)۔

پاکستان میں حالیہ برسوں میں جاری حسابات کے خسارے میں بگاڑ پیدا کرنے والے دیگر عوامل میں غیر ملکی واجبات میں اضافہ اور نجی شعبے کے قرضے کی بلند سطح شامل ہیں۔

3 اگرچہ ایسے جائزوں میں دیگر متغیرات کو بھی استعمال کیا گیا ہے لیکن اس نوٹ میں صرف اہم متغیرات کے حوالہ جات شامل کیے گئے ہیں۔

4 تمام متغیرات کی پیمائش مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) سے کی جاتی ہے۔

5 یہ خاتق بین الاقوامی سوچ کے برعکس ہیں جو یہ ہے کہ اگر کسی ملک کی مجموعی ملکی پیداوار میں اس کے غیر ملکی واجبات کا حصہ خاصا زیادہ ہے تو اس ملک کو اپنے واجبات کی ادائیگی کے لیے فاضل رقم درکار ہوں گی۔

6 بین الاقوامی ادائیگی قرض کی صلاحیت کا مطلب ہے طویل مدت میں جاری حسابات کے خسارے کو برقرار رکھنا یا قرضوں کا نادر ہندہ ہونے بغیر جاری حسابات کے خسارے کو برداشت کرنے کی اہلیت۔

Chin and Prasad 2003: Medium-Term Determinants of Current Accounts in Industrial and Developing Countries. Journal of International Economics, Vol. 59, Non. 1, pp. 47-76.

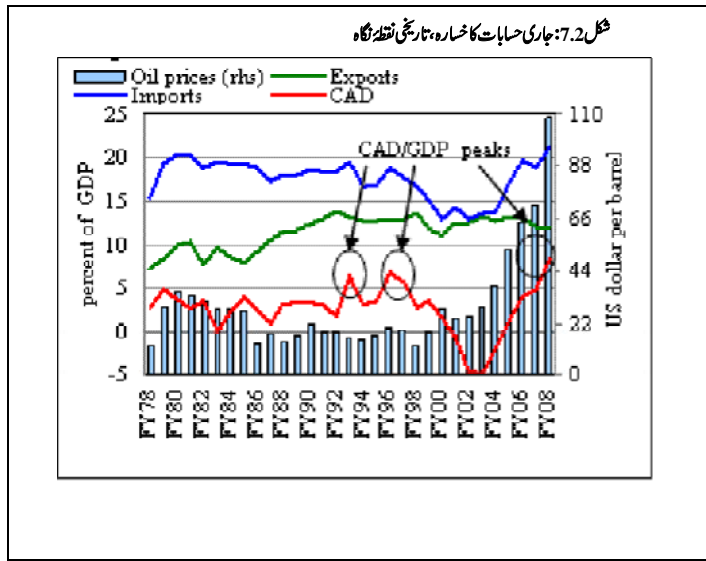
Chin and Ito 2007: Current Accounts, Financial Development and institution: Assaying the World Savings Glut. Journal of International Economics, Vol. 26, Non. 1, pp. 546-69.

IMF 2006a: Methodology for CGER Exchange Rate Assessments: IMF Report No. 06/283.

Jesman Rahman 2008: Current Account Developments in New Member States of the European Union: Equilibrium, Excess, and Eu-Phoria. IMF Working Paper No. 08/92

7.2.1 جاری حسابات کا توازن

میں 08ء میں جاری حسابات کے خسارے میں 104.1 فیصد کی غیر معمولی توسیع ہوئی اور وہ 14 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک جا پہنچا۔



اگرچہ پاکستان میں گذشتہ تیس برسوں کے دوران چند بار جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کے 5 فیصد سے زائد رہ چکا ہے تاہم یہ صورت حال عارضی تھی اور کسی ایک پالیسی فیصلے کا نتیجہ تھی⁸ جس کی بنا پر اس پر قابو پایا گیا۔ تاہم جاری حسابات کے خسارے میں حالیہ اضافے کے معمول پر واپس آنے کا امکان کم ہے کیونکہ اس کا سبب برآمدات اور جی ڈی پی کا گرتا ہوا تناسب اور جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر درآمدات میں اضافہ ہے (دیکھئے شکل 7.2 اور جدول 7.4)۔⁹

اس خسارے کا بڑا حصہ (80 فیصد کے قریب) تجارتی خسارے میں اضافے کی بنا پر تھا۔ تجارتی خسارہ ملکی طلب بڑھنے سے درآمدی نمونے میں اضافے، تیل اور اجناس کی عالمی قیمتوں کی سطح بلند ہونے اور غذائی ایشیا کی ملکی قلت کی وجہ سے بڑھا (دیکھئے شکل 7.3)۔ صرف تیل کے تجارتی خسارے¹⁰ میں توسیع مہ 08ء کے دوران جاری حسابات کے مجموعی خسارے کے 37.8 فیصد کی ذمہ دار ہے۔

مزید برآں، زیر غور عرصے کے دوران درآمد سے متعلق کرائے کے چارجز اور سرمایہ کاری آمدنی کے بیرون ملک جانے کی بنا پر نایدیدہ فاضل کھاتے میں کمی جاری حسابات کے 20 فیصد خسارے کا سبب بنی۔

بہر حال نایدیدہ کھاتے فاضل ہی رہا کیونکہ جاری منتقلیوں (کارکنوں کی ترسیلات) میں اضافے نے خدمات اور آمدنی کے کھاتوں سے قوم کے اخراج کا اثر زائل کر دیا (دیکھئے شکل 7.4)۔ اہم بات یہ ہے کہ نایدیدہ فاضل کھاتے میں پچھلے پانچ برسوں کے دوران مسلسل کمی ہوتی رہی ہے اور اگر جاری منتقلیوں میں اضافہ آمدنی اور خدمات کے کھاتوں کے خسارے کے قدم بقدم نہ چلا تو نایدیدہ کھاتے خسارے میں جاسکتا ہے۔

7 معاشی لٹریچر میں جاری حسابات کے خسارے اور خام ہنگی پیداوار میں 5 فیصد سے زیادہ کے فرق کو جاری حسابات کے خسارے کی ناپائیدار سطح سمجھا جاتا ہے۔

8 مئی سال 1993ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کی بڑی وجہ یو ایس ایم کے باعث کاروں کی درآمدات کا بڑھنا تھی جبکہ مئی سال 1996ء اور 1997ء میں آئی پی بی کے ساتھ معاہدوں کے بعد ملکی پیدا کرنے والی مشینوں کی درآمدات خسارے کو اتار کرنے کا باعث بنی۔

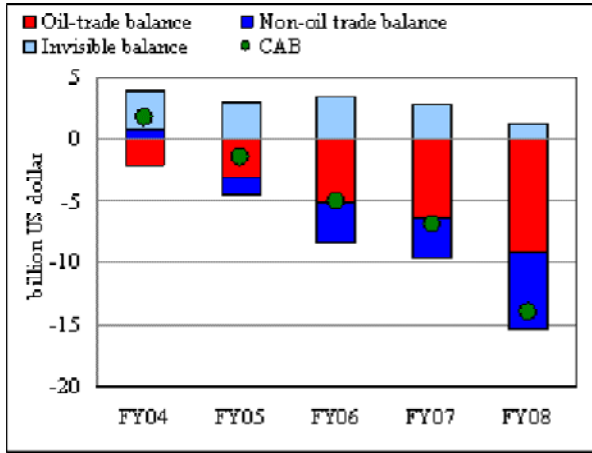
9 گذشتہ پانچ برسوں کے دوران خام ملکی پیداوار کے اوپر دیے گئے رجحان سے بھی درآمدات کی نمو اور تیل و دیگر اجناس کی بلند عالمی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

10 مذکورہ اضافے میں تیل کی قیمتوں کا حصہ 75 فیصد ہے۔

جدول 7.4: جاری حسابات کا توازن						
ملین امریکی ڈالر						
اشیا	م 08ء			م 07ء	م 06ء	
	نمبر تا جون	جولائی تا اکتوبر	مکمل سال			
1- تجارتی توازن	-5,584	-11,940	-3,356	-9,711	-8,441	
برآمدات	2,844	13,937	6,185	17,278	16,553	
درآمدات	8,428	25,877	9,541	26,989	24,994	
2- خدمات (خالص)	-2,137	-4,185	-2,122	-4,170	-4,430	
نقل و حمل	-560	-1,918	-717	-2,075	-1,783	
سفر	31	-947	-370	-1,317	-1,195	
مواصلاتی خدمات	-15	-13	23	10	97	
دیگر تجارتی خدمات	-900	-2,037	-961	-2,998	-2,098	
حکومتی خدمات	-585	922	20	942	1,527	
جس میں نقل و حمل	-587	655	0	655	1,242	
دیگر	-108	-192	-117	-309	-335	
3- آمدنی (خالص)	-327	-2,682	-1,227	-3,582	-2,667	
سرمایہ کاری آمدنی (خالص)	-331	-2,691	-1,228	-3,919	-3,588	
براہ راست سرمایہ کاری	-256	-2,000	-1,065	-3,065	-2,809	
جس میں: منافع اور منافع منقسمہ	-135	-135	-410	-262	-672	
خام تیل اور معدنیات کی خریداری	-66	-66	-972	-486	-1,458	
جزدانی سرمایہ کاری	-60	-231	-88	-319	-259	
جس میں: منافع اور منافع منقسمہ	17	17	-206	-43	-88	
بیرونی قرضے پر آئی ایم ایف کے چارجز اور سود	-53	-629	-142	-771	-718	
نئی بیرونی قرضے پر سود	-30	-129	-55	-184	-154	
دیگر	72	307	123	430	358	
4- جاری منتقلیاں	890	7,763	3,712	11,475	10,585	
نئی منتقلیاں	988	7,355	3,693	11,048	10,060	
کارکنوں کی ترسیلات	955	4370	2079	6449	5494	
بیرونی کرنسی کھاتے - مقیم افراد	248	241	203	444	196	
دیگر	-215	2744	1411	4155	4370	
سرکاری منتقلیاں	-98	408	19	427	525	
اعانت میزانیہ نقد گرانٹ	124	388	20	408	284	
دیگر	-222	20	-1	19	241	
جاری حسابات کا توازن	-7,158	-11,044	-2,993	-14,036	-6,878	
یادداشت						
جاری حسابات کا خسارہ (ماہانہ اوسط)		-1380	-748	-1170	-573	-416

نہ صرف جاری حسابات کے خسارے کی مقدار تشویشناک ہے بلکہ گذشتہ سال کی نسبت م 08ء کے دوران جاری حسابات کی مالکاری کے طریقوں میں تبدیلی بھی پریشانی کا باعث ہے۔ م 08ء کے دوران غیر قرضہ جاتی رقم کی آمد میں کمی کی بنا پر جاری حسابات کا خسارہ قرضہ جاتی رقم اور زرمبادلہ کے ذخائر کے امتزاج سے پورا کیا گیا۔ قرضہ جاتی رقم میں اضافے سے ملک کا قرضوں کا بوجھ بڑھتا ہے جبکہ ذخائر خالی ہونے سے ملک کی مٹنی بیرونی دھچکے سہنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

شکل 7.3: جاری حسابات کا توازن، 17 اے 7 اے تک

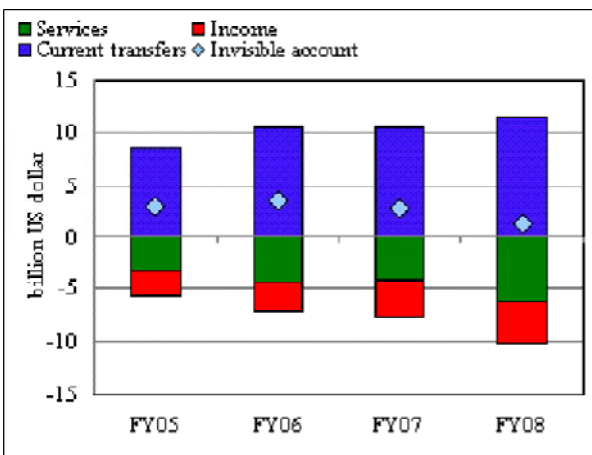


اسی طرح م س 08ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں تیزی سے بگاڑ قومی بچت میں نمایاں کمی کا عکاس ہے کیونکہ صرفی اخراجات میں اضافہ ہوا جو بلند مجموعی طلبی دباؤ کو ظاہر کرتا ہے (دیکھئے شکل 7.5)۔¹¹

جاری حسابات کے خسارے کے بارے میں لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ قومی بچت میں کمی (نذ کہ سرمایہ کاری میں اضافے) کی وجہ سے ہونے والے خسارے سے ملک کی وہ پیداواری صلاحیت بہتر نہیں ہوتی جو بین الاقوامی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بڑھا سکے (دیکھئے باکس 7.2)۔

اس پس منظر میں پاکستان کا جاری حسابات کا خسارہ تشویشناک ہے اور اس میں کمی لانے کے لیے اصلاحی اقدامات کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، عالمی سطح پر جاری حسابات میں ردوبدل کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری حسابات کا جو خسارہ مجموعی طلبی دباؤ اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہوتا ہے (جو صورت پاکستان میں ہے) اس کی درستی زیادہ تر ملکی مجموعی طلب میں کمی اور اس کے ساتھ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کو گھٹانے کے ذریعے کی جاتی ہے۔

شکل 7.4: تازہ دیدہ کھاتے کے 17 اے 7 اے تک



اس کے علاوہ جاری حسابات کے خسارے کے اہم متغیرات کے تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی برآمدات اور قومی بچت میں سب سے کم ترین سطح پر ہیں جبکہ ترسیلات صرف بھارت سے زیادہ ہیں (دیکھئے جدول 7.5)۔ چنانچہ برآمدات اور قومی بچت کو فروغ دینے کے لیے بے پناہ کوششوں کی ضرورت ہے تاکہ جاری حسابات کا توازن بہتر بنایا جاسکے۔ اسی طرح ایشیا اور خدمات اور آمدنی کے کھاتے سے ہونے والی خطیر ادائیگیوں کے اثرات کو کسی حد تک کم کرنے کے لیے ترسیلات میں اضافے کے امکانات موجود ہیں۔

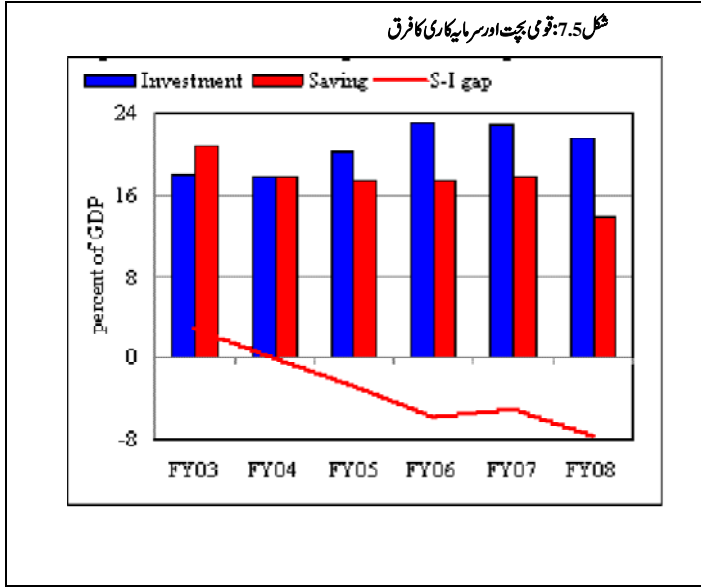
آئندہ اگرچہ جاری حسابات کا خسارہ مزید بڑھ کر م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 2.3 ارب ڈالر تھا تاہم درآمدات کی نمو میں متوقع سست رفتاری کے باعث ماہ نومبر سے اس توسیع کی رفتار کم ہونے کی امید ہے۔ درآمدی نمو میں اس سستی کی توقع تیل اور دیگر اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی، شرح مبادلہ میں واضح کمی، تیل کی قیمتوں میں اضافے کی صارفین کو منتقلی، درآمدات پر ٹیرف اور نان ٹیرف رکاوٹوں اور ملکی معیشت میں سست رفتاری کی بنا پر ہے۔

11 اگر جاری حسابات کے خسارے کو قومی آمدنی حسابات کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس سے بچتوں و سرمایہ کاری کے فرق کی عکاسی ہوتی ہے۔

تجارتی توازن¹²

میں 08ء کے دوران تجارتی خسارہ 57.5 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ برس اس میں فقط 15 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ تجارتی خسارے میں اضافہ م س 08ء کے دوران درآمدات میں غیر معمولی اضافے (31.2 فیصد) کی وجہ سے تھا کیونکہ 16.5 فیصد کی برآمدی نمو پچھلے پانچ برسوں کی 13.5 فیصد اوسط نمو سے زیادہ رہی۔

م س 08ء کے دوران درآمدی نمو میں تیزی سے اضافہ پٹرولیم گروپ اور غذائی درآمدات کی وجہ سے ہوا۔ یہ دونوں شعبے درآمدات میں 50 فیصد سے زائد کا باعث بنے۔ پٹرولیم گروپ میں اضافے کی بڑی وجہ تیل کی عالمی قیمتوں کا بڑھنا اور غذائی درآمدات میں اضافے کا سبب ملک میں خوراک کی قلت اور عالمی نرخوں میں اضافہ تھا۔ مجموعی درآمدی نمو میں اضافے کرنے والے دیگر اہم عوامل میں کپاس، کھاد اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد کا بڑھنا تھا۔



جدول 7.5: جاری حسابات کے خسارے (فیصدی ڈی بی) کے لیے اہم حتمیات، خطے کے ممالک کا مقابلہ

پاکستان	2007			2006		
	تزیلات	برآمدات	بچت	تزیلات	برآمدات	بچت
پاکستان	4.2	12.4	16.1	4.0	13.3	15.3
بھارت	2.5	13.2	32.3	2.9	13.8	33.5
سری لنکا	9.0	25.8	17.6	8.7	25.5	17
بنگلہ دیش	8.8	14.1	19.5	8.4	14.0	20.3
ویتنام	7.1	69.0	31.1	7.9	64.9	31.4
فلپائن	11.8	34.9	20	13.0	40.3	18.3

ماخذ: (الف) اکنامک اینڈ سوشل سروے آف ایٹیا اینڈ پیٹنگ 2008ء، (ب) آئی ایم ایف

جدول 7.6: خدمات کی تجارت میں خسارے کے ماخذ

ملین امریکی ڈالر	مالی سال 08ء	مالی سال 07ء	مالی سال 06ء
الف) نقل و حمل	-2636	-2075	-1783
ب) جس میں: کرایہ	-2772	-2097	-1959
ب) حکومتی خدمات	945	1527	1348
ج) جس میں: لاجسٹک سپورٹ	655	1242	1070
ج) دیگر کاروباری خدمات	-2998	-2098	-2562
د) جس میں: مبادلہ کمپنیاں	-2504	-1918	-2488
د) دیگر	-1618	-1524	-1433
کل	-6307	-4170	-4430

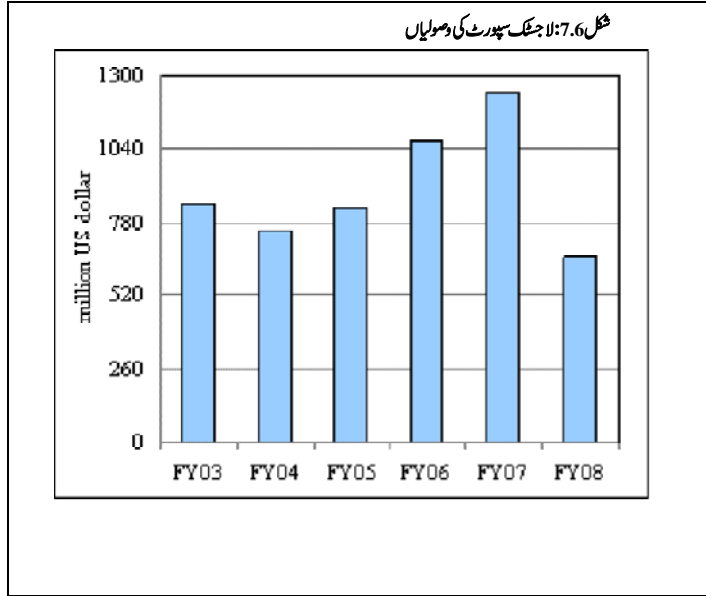
م س 08ء کے دوران برآمدات کی حوصلہ افزا نمو کا سبب غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ تھا کیونکہ م س 08ء کے دوران برآمدی نمو کی رفتار میں نمایاں کمی آئی۔ ٹیکسٹائل کی برآمدات میں سست رفتاری کا سبب بجلی کی شدید قلت، بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی اور ٹیکسٹائل کی برآمدات میں سخت علاقائی مسابقت تھی۔¹³

خدمات کا کھاتہ

خدمات کے کھاتے کا خسارہ م س 08ء کے دوران 2.1 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ اس بگاڑ کے بڑے حصے کا باعث نقل و حمل اور دیگر کاروباری

12 یہ حصہ ایٹمیٹ بینک کے مرتب کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے جو وفاقی محکمہ شماریات کے مرتبہ کے اعداد و شمار سے مختلف ہے۔ وفاقی محکمہ شماریات کے اعداد و شمار تجارتی کھاتے کے ٹیکشن میں استعمال کیے گئے ہیں۔

13 تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا ٹیکشن دیکھئے۔



خدمات میں بیرون ملک جانے والی خالص رقوم میں اضافہ اور حکومتی خدمات کے محاصل (خالص) میں کمی تھی (دیکھئے جدول 7.6)۔ نقل و حمل کی (خالص) ادائیگیوں میں اضافہ کرائے بھاڑے کے بلند تر اخراجات اور درآمدات میں تیز اضافے کی عکاسی کرتا ہے جبکہ دیگر کاروباری خدمات کی ادائیگیوں میں اضافہ زیادہ تر مبادلہ کمپنیوں سے بیرون ملک جانے والی خالص رقوم کا نتیجہ ہے۔¹⁴

دوسری جانب لاجسٹک سپورٹ کی مد میں کم محاصل کی بنا پر مذکورہ عرصے کے دوران حکومتی خدمات کے محاصل گھٹ گئے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ م س 08ء میں لاجسٹک سپورٹ کے جو محاصل ریکارڈ کیے گئے وہ پچھلے چھ سال کے سب سے کم محاصل تھے (دیکھئے شکل 7.6)۔

آمدنی (خالص)

آمدنی کے حسابات کے خسارے میں پھیلاؤ مالی سال 2007ء کے 34.3 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 2008ء میں کم ہو کر 9.1 فیصد کی شرح پر آ گیا۔ سودی آمدنی کا اخراج (خالص) مسلسل سات سال تک کم ہونے کے بعد م س 08ء میں اگرچہ بڑھ گیا تاہم آمدنی کے خالص اخراج میں آنے والی اس کمی کا واحد سبب یہ ہے کہ سرمایہ کاری آمدنی میں نسبتاً کم اضافہ ہوا جو منافع اور منافع منقسمہ کی بیرون ملک ترسیل گھٹ جانے کی بنا پر ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری (براہ راست اور جزو دانی) پر منافع اور منافع منقسمہ کی بیرون ملک ترسیل، جس میں گذشتہ مالی سال کے دوران 54.1 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ہوا تھا، مالی سال 08ء میں کم ہو کر 14.7 فیصد ہو گئی جس کا بڑا سبب یہ تھا کہ شعبہ مواصلات کی طرف سے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل تیزی سے کم ہوئی کیونکہ پی ٹی سی ایل کی ”رضا کارانہ علیحدگی اسکیم“ (وی ایس ایس) کے باعث ادارے کا منافع کم ہو گیا۔¹⁵ اس کے علاوہ منافع اور منافع منقسمہ کی مجموعی ترسیل میں کمی رقوم کی آمد کے مسئلے سے دوچار آئل مارکیٹنگ کمپنیوں اور پٹرولیم ریفاٹریوں کی وجہ سے بھی ہوئی۔ جن شعبوں کے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں اضافہ ہوا ان میں تیل اور گیس کی تلاش، بجلی اور مالی کاروبار کے شعبے شامل ہیں (دیکھئے شکل 7.7)۔

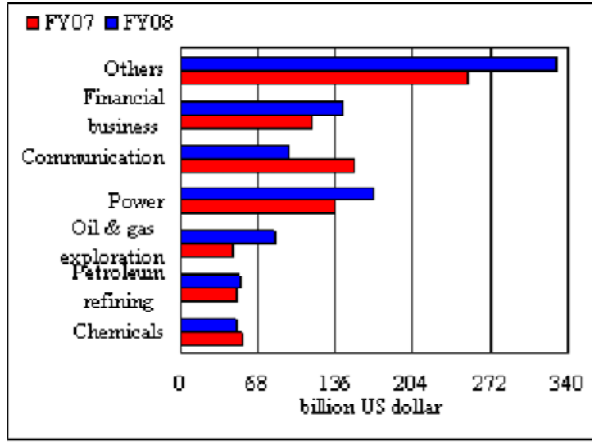
جدول 7.7: سودی ادائیگیوں اور وصولیوں کی تفصیلات
ملین امریکی ڈالر

م س 06ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 07ء-08ء تبدیلی
1013	1236	1405	169
840	1017	1147	130
739	840	945	105
618	666	731	65
8	8	4	-4
91	145	192	47
8	11	10	-1
14	10	8	-2
85	154	184	30
16	23	18	-5
173	219	258	39
22	33	56	23
28	13	8	-5
34	27	30	3
89	146	164	18
382	554	667	113
268	410	479	69
114	144	188	44
-631	-682	-738	-56

ماخذ: بینک دولت پاکستان

14 جیسا کہ گذشتہ جائزہ رپورٹوں میں بیان کیا گیا ہے زرمبادلہ کی جانب سے رقوم کی بیرون ملک منتقلی نے جاری حسابات کے خسارے کو متاثر نہیں کیا ہے کیونکہ Contra Entry کے زمرے کو نجی منتقلیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔
15 مالی سال 2008ء میں پی ٹی سی ایل کی جانب سے نفع و منافع منقسمہ کی مد میں رقوم کی تقسیم کم ہو کر 48.2 ملین ڈالر ہو گئیں جبکہ گذشتہ مالی سال کے دوران یہ 114.6 ملین ڈالر تک رہی تھیں۔

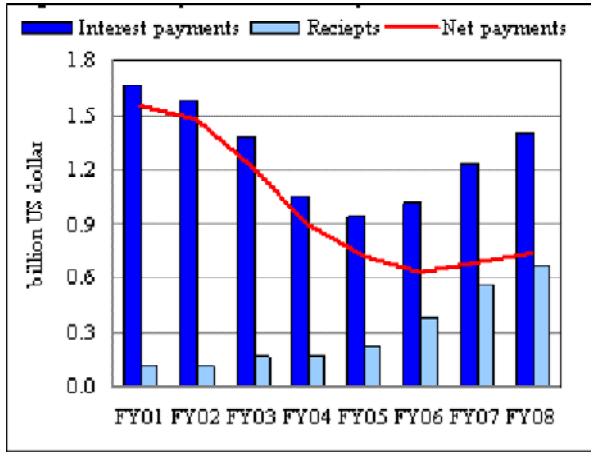
شکل 7.7: منافع اور منافع منقسمہ کی بیرون ملک منتقلی، شعبہ دار



غیر ملکی قرضے اور واجبات پر سودی ادائیگی میں مالی سال کے دوران خاصا اضافہ ہو گیا۔ اول الذکر میں اضافہ سرکاری و نجی غیر ملکی قرضے پر سود کی بلند ادائیگی سے ہوا جبکہ مؤخر الذکر میں اضافہ زیر نظر عرصے کے دوران ایف ای-25 امانتوں میں نمایاں اضافے کی بنا پر غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس پر بلند سودی ادائیگی کی وجہ سے ہوا (دیکھئے جدول 7.7)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ غیر ملکی قرضے اور واجبات پر خالص سودی ادائیگی میں مئی 01ء سے مئی 05ء تک کی کارروائیوں کا جائزہ لیا گیا جس کی ایک وجہ دسمبر 2001ء میں قرضوں کی ری شیڈولنگ اور منگنے قرضوں کی ادائیگی تھی، نیز زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل اضافہ بھی ایک سبب تھا (دیکھئے شکل 7.8)۔ زرمبادلہ کے ذخائر اگرچہ مئی 08ء تک مستحکم طریقے سے بڑھتے رہے، تاہم غیر ملکی قرضوں اور واجبات پر سودی ادائیگی میں نمایاں اضافے کی کارروائیوں مئی 06ء ہی سے دکھائی دینے لگا تھا۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی اور غیر ملکی قرضے میں اضافے کے باعث یہ رجحان برقرار رہنے کا امکان ہے۔

شکل 7.8: سودی ادائیگیوں کا تجزیہ



جاری منتقلیاں

مئی 08ء کے دوران نجی منتقلیوں میں اضافے کی وجہ سے جاری منتقلیاں 8.4 فیصد بڑھ گئیں۔ نجی منتقلیوں میں اضافے کے اہم اسباب کارکنوں کی ترسیلات کی عمدہ کارکردگی اور غیر ملکی کرنسی امانتوں (ربائشی) میں رقوم کی معقول آمد تھی۔

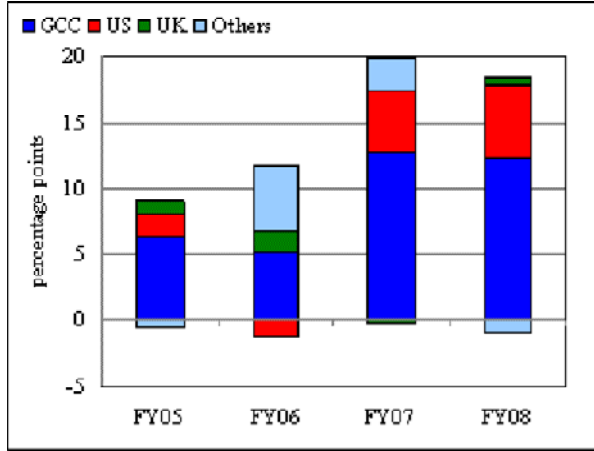
دوسری طرف سعودی عرب سے 30 کروڑ ڈالر کی اعانت میزانیہ کی وصولی کے باوجود مالی سال کے دوران سرکاری منتقلیاں کچھ کم ہوئیں جس کا سبب زلزلے کے متاثرین کے لیے گرانٹس کی وصولی کا گذشتہ برسوں کے مقابلے میں گھٹ جانا تھا۔

کارکنوں کی ترسیلات

مالی سال کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں 17.4 فیصد کا معقول اضافہ ہوا جو گذشتہ برس 19.7 فیصد تھا۔ اس نمو میں بڑا حصہ (تقریباً 70 فیصد) خلیجی ریاستوں اور امریکہ سے (تقریباً 30 فیصد) آیا (دیکھئے شکل 7.9) تاہم ترسیلات میں اس نمو میں یورپ اور علاقے اور کینیڈا نے بھی خاصا حصہ ڈالا۔

خلیجی علاقے سے ترسیلات میں 25.6 فیصد کے اضافے کا ایک سبب تیل کی بلند قیمتیں اور اس سے وہاں آنے والی خوشحالی ہے، اور ایک سبب ملک میں روزمرہ اخراجات میں اضافہ ہے۔ ان میں سے اول الذکر عامل کا ثبوت ندیم الہی اور ربیہم شینڈی (2008ء) نے اپنی تحقیق میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خلیجی علاقے سے ترسیلات کا تیل کی مسلسل چڑھی ہوئی

شکل 7.9: ترسیلات کی نمو میں حصہ



قیمتوں اور نتیجتاً خلجی تعاون کونسل کے ملکوں میں جی ڈی پی کی نمو سے گہرا تعلق ہے۔¹⁶ ماضی کے رجحانات میں بھی یہی بات پائی گئی کہ تیل کی بلند قیمتوں کے زمانے میں خلجی علاقے سے کارکنوں کی ترسیلات میں اضافہ ہو جاتا ہے (دیکھئے شکل 7.10)۔

مزید برآں پچھلے سال کے 17.3 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 08ء کے دوران مجموعی ترسیلات کا لگ بھگ ایک چوتھائی مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے منتقل ہوا۔

غیر ملکی کرنسی کھاتے (رہائشی)

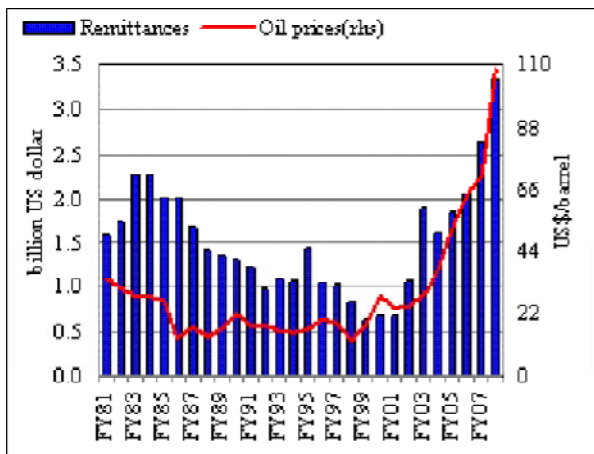
مالی سال کے دوران غیر ملکی کرنسی کھاتوں (رہائشی) میں 44.4 کروڑ ڈالر کا اضافہ ہو گیا جبکہ گذشتہ سال یہ اضافہ 19.6 کروڑ ڈالر تھا۔ حالیہ بلند اضافے کا ممکنہ سبب شرح مبادلہ میں کمی ہے جن کی وجہ سے یہ کھاتے پرکشش ہو گئے۔ تاہم ان کھاتوں میں رقوم کی زیادہ تر آمد مالی سال کے نصف اول میں ہوئی جب شرح مبادلہ نسبتاً مستحکم تھی۔ م 08ء کے نصف آخر میں شرح مبادلہ میں خاصے اضافے کے باوجود غیر ملکی کرنسی کھاتوں (رہائشی) میں رقوم کی آمد اعتدال پر رہی (دیکھئے شکل 7.11)۔

واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ شرح مبادلہ میں خاصے اضافے کے باوجود غیر ملکی کرنسی کھاتوں (رہائشی) میں معمولی اضافہ ممکنہ طور پر ہمسایہ خلجی ریاست میں جائیداد کے کاروبار کی طرف سرمائے کے فرار کا عکاس ہے۔

مالی کھاتے

تین سال تک متاثر کن اضافے کے بعد مالی کھاتے کا فاضل م 08ء میں کم ہو گیا (دیکھئے شکل 7.12)۔ اس کی وجہ جزدانی سرمایہ کاری میں ہونے والی خاصی کمی تھی کیونکہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاری دونوں میں آمد دوران سال بڑھ گئی۔

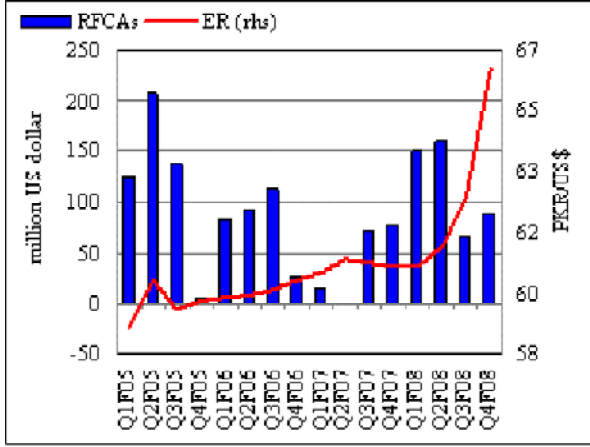
شکل 7.10: خلجی ممالک سے ترسیلات اور تیل کی قیمتیں



سب پرانم بحران کی وجہ سے بڑھتے ہوئے نقصانات نے (الف) علاقائی اسٹاک مارکیٹوں میں اونے پونے داموں بڑے پیمانے پر فروخت اور (ب) بیرون ملک بانڈ کے اجرا میں خاصی کمی کی صورت میں علاقے کے دوسرے ملکوں کی جزدانی سرمایہ کاری کو بھی اگرچہ متاثر کیا ہے، تاہم پاکستان بڑھی ہوئی سیاسی بے یقینی اور سلامتی کے خدشات کے باعث سب سے بری طرح متاثر ہوا۔ مثال کے طور پر امریکی ٹریڈری بانڈ کے ساتھ پاکستان کے بانڈ کا تفاوت 19 اگست 08ء کو 912 بیس پوائنٹس ہو گیا جو صرف ایک سال پہلے 200

16 آئی ایم ایف ورکنگ پیپر 08/167 بعنوان ”کیا خلجی کے تیل پیدا کرنے والے ممالک علاقائی نمو پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ مالی رقوم اور ترسیلات زر کے اثرات“۔

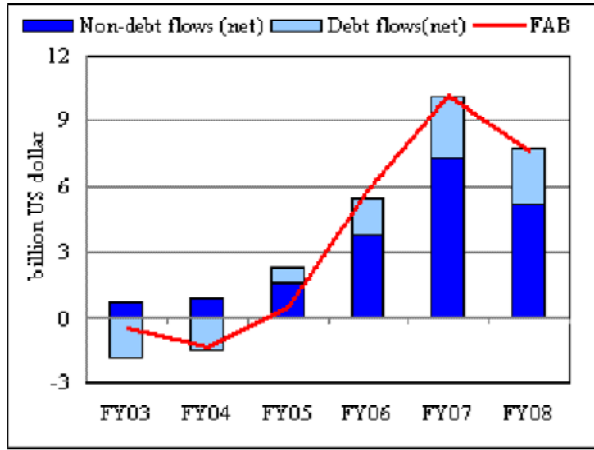
شکل 7.11: غیر ملکی کرنسی کھاتوں (رہائشی) اور شرح مبادلہ میں تبدیلیاں



پیسس پوائنٹس سے بھی کم تھا۔ یہ تفاوت علاقے کے دوسرے ملکوں کے تفاوت سے خاصا بلند ہے۔¹⁷

م 08ء میں آنے والی مالی رقوم کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلیاں پریشان کن ہیں۔ مجموعی مالی رقوم میں قرض پیدا کرنے والی رقوم کا حصہ مالی سال کے دوران بڑھ کر 32.9 فیصد ہو گیا ہے جو گزشتہ تین سال سے اوسطاً 27.3 فیصد سالانہ چلا آ رہا تھا¹⁸ (دیکھئے شکل 7.12)۔ دوسری طرف قرض پیدا کرنے والی رقوم کے مختصر مدتی جز میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ مالی سال کے دوران قرض پیدا کرنے والی رقوم کی آمد میں اضافہ درحقیقت زلزلہ متاثرین کے لیے رقوم (86.3 کروڑ ڈالر)، اسلامی ترقیاتی بینک کی طرف سے مختصر مدتی (خالص) آمد (48.3 کروڑ ڈالر) اور بینک آف چائنا کی اسٹیٹ بینک کو دی گئی امانتوں (50 کروڑ ڈالر) کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 7.12: مالی کھاتے کی فاضل رقم کے ماخذ



خالص بیرونی سرمایہ کاری

گذشتہ سال 87.3 فیصد کی شاندار نمو کے برعکس م 08ء میں خالص بیرونی سرمایہ کاری 38.5 فیصد کم ہو گئی جو جزدانی سرمایہ کاری میں 98.9 فیصد کمی کا نتیجہ تھی جبکہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اس عرصے کے دوران معمولی سا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 7.13)۔

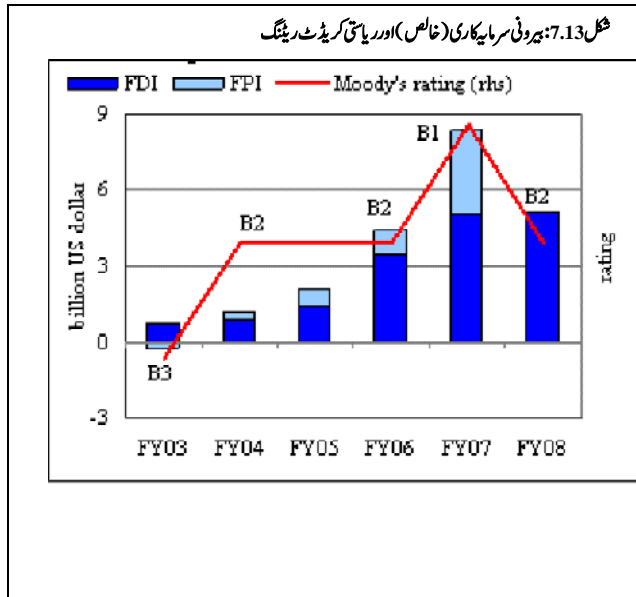
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

پاکستان م 08ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گزشتہ سال کے مقابلے میں معمولی سی بڑھانے میں کامیاب رہا حالانکہ نجکاری کے عمل سے کم وصولیاں ہوئیں اور بین الاقوامی مالی منڈی میں سیالیت نسبتاً کم رہی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چار سال کے دوران تیز رفتار اقتصادی نمو اور نسبتاً بہتر سیاسی استحکام کے نتیجے میں خاصی مقدار میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پاکستان آئی۔ نجکاری کے منصوبوں پر مستعدی کے ساتھ عمل اور بین الاقوامی منڈی میں بچت کے عمدہ مواقع کے پیش نظر سرمایہ کاری کی ان رقوم کی آمد مزید مستحکم ہو گئی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جو مالی سال 03ء میں ایک ارب ڈالر سے بھی کم تھی، مالی سال 07ء میں بڑھ کر 5.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ تاہم مالی سال 08ء کے دوران جن عوامل نے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی پاکستان آمد کو بری طرح نقصان پہنچایا ان میں بڑھتا ہوا سیاسی عدم استحکام، نجکاری کے عمل کا ست پڑ جانا اور اقتصادی عدم توازن کا سامنے آنا شامل ہیں جن کی وجہ سے بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ کے اداروں نے پاکستان کی ریٹنگ گھٹا دی۔ ان دشواریوں کے باوجود مالی سال 08ء کے دوران

17 ویٹنام، انڈونیشیا، ملائیشیا اور فلپائن کی جانب سے پیش کیے گئے ریاستی بانڈ 19 اگست 2008ء تک بالترتیب 156 اور 365،355،268 پیس پوائنٹس کی سطح پر تھے۔

18 ایکویٹی کے لحاظ سے کسی بھی منڈی کے چھلکے کے کچھ اثرات کو غیر ملکی ایکویٹی سرمایہ کاروں نے برداشت کیا ہے جبکہ تمام غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کا بوجھ ملک خود اٹھا رہا ہے۔



پاکستان کا 5.2 ارب ڈالر کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری حاصل کر لینا حوصلہ افزا ہے۔

میں 08ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں بیشتر اضافہ مالی کاروبار کی طرف سے آیا جس میں ایم سی بی بینک میں 66.3 کروڑ ڈالر کی اور سعودی پاک بینک لمیٹڈ میں 17.7 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کی گئی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے استفادہ کرنے والے دیگر شعبے مواصلات، تیل اور گیس کی تلاش، سیمنٹ اور کھاد کے ہیں۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے اجزائے ترکیبی گذشتہ پانچ سال کے دوران تبدیل ہوئے ہیں۔ پہلے اس قسم کی سرمایہ کاری زیادہ تر تیل اور گیس کی پیداوار کے شعبے میں ہوتی تھی جس کی جگہ اب مواصلات اور مالیات کے شعبوں نے لے لی ہے اور اس کا سبب شعبہ مالیات کی

آزادی ہے۔ بنیادی نوعیت کی ان خدمات میں سرمایہ کاری بڑھنے سے امید ہے کہ انفراسٹرکچر بہتر ہوگا جس سے معیشت کی پیداواری صلاحیت بڑھے گی۔

تاہم اس عرصے کے دوران ایشیا سازی کے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری نہیں بڑھ سکی (دیکھئے جدول 7.8)۔ اس شعبے کی طرف سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مصنوعات کی برآمد کو فروغ دے کر یا درآمدات کا متبادل پیش کر کے بیرونی حسابات کو بہتر بنایا جاسکے۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مسلسل کم ہو رہی ہے چنانچہ اس شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو بڑھانے سے اس کی برآمدات میں اضافہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

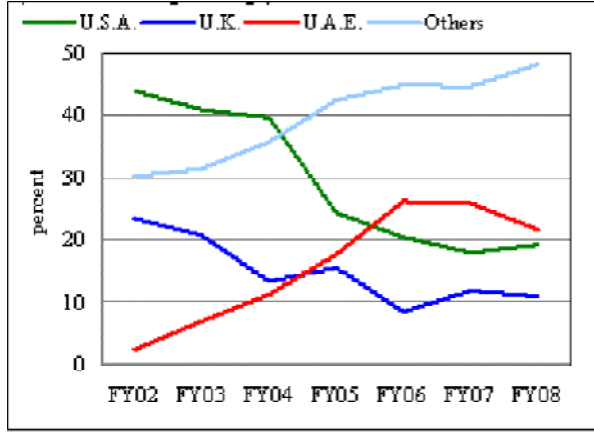
یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ سیمنٹ کے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ دو مالی سال (2007ء اور 2008ء) کے دوران نمایاں طور پر بڑھی ہے جس سے اس کی پیداواری صلاحیت بہتر ہوئی ہے اور اس کی برآمدات میں گذشتہ چند برسوں میں کئی گنا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ علاقے میں سیمنٹ کی بڑھتی ہوئی طلب کو دیکھتے ہوئے یہ سرمایہ کاری خوش آئند ہے۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے ذرائع بھی گذشتہ پانچ برس میں تبدیل ہوئے ہیں۔ پاکستان میں اس قسم کی سرمایہ کاری پہلے زیادہ تر امریکہ اور برطانیہ سے ہوتی تھی لیکن اب مغربی ایشیا سے ہونے لگی ہے (دیکھئے شکل 7.14)۔ بالخصوص متحدہ عرب امارات کا براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں حصہ بڑھا ہے جس کی سالانہ اوسط 90ء سے 2002ء تک 3.9 فیصد کے لگ بھگ تھی، مہ 03ء سے 08ء کے دوران یہ اوسط بڑھ کر 20 فیصد سے زائد ہو چکی ہے۔ تاہم مہ 08ء کے دوران پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا سب سے بڑا ذریعہ امریکہ تھا۔

جدول 7.8: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں شعبہ وار حصہ (%)

مہ 08ء	مہ 07ء	مہ 06ء	مہ 05ء	مہ 04ء	
11.9	18.8	7.1	16.8	17.9	I ایشیا سازی
2.2	1.0	0.9	2.2	0.3	1- ٹرانسپورٹ کا سامان
2.0	0.7	1.1	0.9	0.2	2- سیمنٹ
1.5	0.9	1.8	3.3	1.6	3- کیمیکلز
0.6	1.2	1.3	2.6	3.7	4- ٹیکسٹائل
5.6	15.1	2.0	7.9	12.0	5- دیگر
88.1	81.2	92.9	83.2	82.1	II ایشیا سازی کے علاوہ
13.2	11.2	9.2	12.8	21.4	الف- غذائی صنعتیں
12.3	10.6	8.9	12.7	21.3	1- تیل اور گیس کی تلاش
0.8	0.6	0.3	0.1	0.1	2- دیگر
75.0	69.9	83.7	70.4	60.6	ب- دیگر خدمات
31.5	37.0	55.0	34.0	23.4	1- مواصلات
27.9	35.6	54.1	32.4	21.8	(i) ٹیلی مواصلات
3.5	1.4	0.9	1.5	1.4	(ii) اطلاعاتی ٹیکنالوجی
31.2	18.2	9.3	17.7	25.5	2- مالی کاروبار
3.4	3.4	3.4	3.4	3.8	3- تجارت
1.7	3.1	2.5	2.8	3.4	4- تعمیرات
1.4	0.6	0.5	0.7	0.9	5- ٹرانسپورٹ
1.4	3.8	9.1	4.8	-1.5	6- بجلی
4.3	3.9	3.8	7.0	5.2	7- دیگر

شکل 7.14: پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مختلف ملکوں کا حصہ (3 سالہ حرکت پذیری اوسط)



جزدانی سرمایہ کاری

میں 08ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری میں 98.9 فیصد کی آئی جو گذشتہ مالی سال کی 233 فیصد کی شاندار نمو سے کہیں کم ہے، تاہم یہ کی حیرت انگیز نہیں ہے کیونکہ جزدانی سرمایہ کاری تغیر پذیر رہی ہوتی ہے۔ دوسرے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس عرصے کے دوران بڑی بڑی تبدیلیاں بھی رونما ہوئیں جنہوں نے اس پر اثر ڈالا۔

سیاسی افراتفری، سلامتی کے حوالے سے بڑھتے ہوئے خدشات اور کمزور پڑتی ہوئی اقتصادی بنیادیں وہ عوامل تھے جن کے بیک وقت رونما ہونے سے ملک کے سیاسی اور اقتصادی خطرات میں اضافہ کی عکاسی اس بات سے ہوتی ہے کہ ریاستی قرضے کے اجراء پر تفاوت بڑھ گیا اور موڈی، اور اسٹینڈرڈ اینڈ پور نے پاکستان کی طویل مدتی غیر ملکی اور ملکی کرنسی ریاستی کریڈٹ ریٹنگ کم کر دی۔

جدول 7.9: جزدانی سرمایہ کاری (خالص) کی تفصیلات

ملین امریکی ڈالر	مالی سال 07ء	مالی سال 06ء	مالی سال 08ء
جزدانی سرمایہ کاری	3283.0	986.5	36.0
(الف) ایکویٹی تسکات	2305.0	373.5	15.0
اثاثے	-5.0	22.0	-5.0
واجبات	2310.0	351.5	20.0
جس میں ایم سی بی کی عالمی امانتی وصولیاں	150.0	-	-
یو بی ایل کی عالمی امانتی وصولیاں	559.7	-	90.5
گلی سینٹ کی عالمی امانتی وصولیاں	-	-	106.5
ادبی ڈی سی کی عالمی امانتی وصولیاں	738.0	-	-
(ب) قرض تسکات	978.0	613.0	20.8
پی ایم سی ایل کے بین الاقوامی بانڈ	250.0	-	-
یورپا بانڈ	750.0	800.0	-
دیگر سرکاری تسکات	-22.0	-187.0	20.8.0

* خصوصی یو ایس بانڈ، ایف ای سی، ڈی بی سی، بی بی سی، بی بی سی کی خالص خرید و فروخت

جزدانی سرمایہ کاری ملکی حالات میں تبدیلی کے منفی اثرات سے پہلے ہی متاثر تھی، بین الاقوامی مالی منڈی میں سیالیت کے بحران نے، جو سب پر اہم بحرانوں کا نتیجہ تھا، اس کو دو چند کر دیا۔ چنانچہ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ سے نہ صرف سرمایہ فرار ہوا بلکہ پاکستان نے بین الاقوامی منڈی سے فنڈز اکٹھا کرنے کا منصوبہ بھی ملتوی کر دیا۔

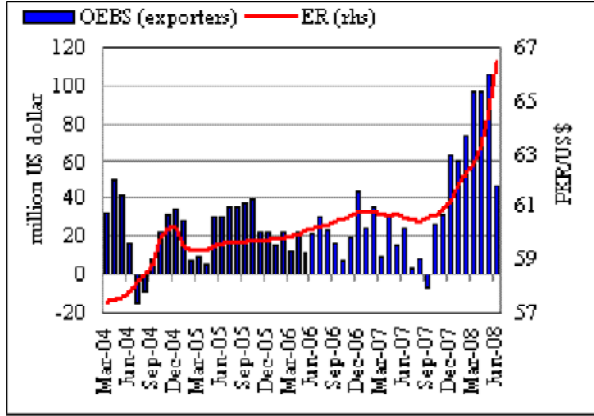
میں 08ء کے دوران عالمی امانتی وصولیوں کا اجرا 0.21 ارب ڈالر¹⁹ سے نہ بڑھ پایا حالانکہ گذشتہ مالی سال میں 1.4 ارب ڈالر کی امانتی وصولیاں جاری کی گئی تھیں (دیکھئے جدول 7.9)۔ اسی طرح گذشتہ مسلسل تین برس سے یورپا بانڈز کے کامیاب اجراء کے بعد پاکستان نے اس سال یورپا بانڈز کا اجرا مذکورہ حالات کے پیش نظر ملتوی کر دیا۔

واجب الادا برآمدی بل

برآمد کنندگان اور کمرشل بینکوں کے مجموعی واجب الادا برآمدی بل میں مالی سال کے دوران 57.8 کروڑ ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اس میں 27.1 کروڑ ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ گذشتہ سال کی طرح اس بار بھی تقریباً تمام کا تمام اضافہ برآمد کنندگان کے واجب الادا برآمدی بل میں ہوا جبکہ کمرشل بینکوں کے بل میں مالی سال کے دوران معمولی کمی آئی۔

اہم بات یہ ہے کہ واجب الادا برآمدی بل میں 92 فیصد سے زائد اضافہ میں 08ء کے نومبر تا جون کے عرصے میں ہوا جبکہ اسی عرصے کے دوران روپے کی قدر گھٹ رہی تھی۔ یہ بات 19 اس رقم میں گلی سینٹ کے 106 ملین ڈالر اور یو بی ایل کے 90.5 ملین ڈالر مالیت کی عالمی امانتی وصولیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یو بی ایل نے جون 2007ء میں 650 ملین ڈالر مالیت کی عالمی امانتی وصولیوں کا اجرا کیا تھا۔ تاہم اس میں سے 90.5 ملین ڈالر جولائی تا ستمبر 2008ء میں وصول پائے گئے۔

شکل 7.15: واجب الادا برآمدی بلز اور شرح مبادلہ میں تبدیلیاں (سمای حرکت پذیر اوسط)



قابل ذکر ہے کہ ماس 05ء جولائی تا اکتوبر کے عرصے میں بھی اسی طرح کا اتفاق دیکھا گیا تھا جب روپے کی قدر میں کمی آرہی تھی (دیکھئے شکل 7.15)۔ مذکورہ مثال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ برآمد کنندگان برآمدی بل پر مزید کارروائی کو روپے کی قدر میں کمی کی امید پر روک کر رکھتے ہیں۔ تاہم مالی سال کے نصف آخر میں واجب الادا برآمدی بل بڑھنے کا ایک سبب برآمدات میں نصف اول کی نسبت اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

کرنسی اور امانتیں

مس 08ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں 35.9 کروڑ ڈالر کمی آگئی جبکہ گذشتہ سال 31.6 کروڑ ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کا بڑا سبب ایف ای 25 امانتوں پر تجارتی مالکاری بڑھنے کی وجہ سے ایف ای 25 نوٹس رولز بیلنس میں آنے والی کمی کو قہررد یا جاتا ہے۔ تاہم روپے کی تیزی سے گھٹتی ہوئی قدر کے تناظر میں مالی سال کی آخری سہ ماہی کے دوران ایف ای 25 قرضوں کی خاصی زیادہ ادائیگی کے باعث اس کمی کا بڑی حد تک ازالہ ہو گیا تھا۔ شکل 7.16 سے دیکھا جاسکتا ہے کہ شرح مبادلہ میں تیزی سے اضافہ ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی سے منسلک ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روپے کی قدر میں تیزی سے کمی ہونے سے یہ قرضے درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کے لیے منگے ہو جاتے ہیں۔

طویل مدتی غیر ملکی قرضے

مس 08ء کے دوران طویل مدتی غیر ملکی قرضوں میں 1.44 ارب ڈالر کا خالص اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کے ایک ارب 41 کروڑ ڈالر خالص اضافے سے معمولی سا زیادہ ہے۔ اس معمولی اضافے کا سبب منصوبہ جاتی قرضوں (زلزلہ متاثرین کے لیے قرضوں کی بڑی مقدار میں آمد) میں ہونے والا 56.9 فیصد اضافہ ہے جس نے مالی سال کے دوران منصوبہ جاتی قرضوں میں 27.5 فیصد کمی اور قرضوں کی بالاقساط ادائیگی میں 7.5 فیصد اضافے کی تلافی کر دی۔

نئی قرضے

مس 08ء کے دوران نئی قرضوں میں 69.1 کروڑ ڈالر کا خالص اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی خالص آمد 45.9 کروڑ ڈالر سے خاصا زیادہ ہے (دیکھئے جدول 7.10)۔ یہ اضافہ خام قرضوں کی تقسیم میں اضافے اور قرضے کی باز ادائیگی دونوں کی وجہ سے ہوا۔ خام قرضوں کا بڑا حصہ وارد ٹیلی کام کو 44 کروڑ ڈالر اور موٹیلنگ کو 2.8 کروڑ ڈالر دیا گیا۔

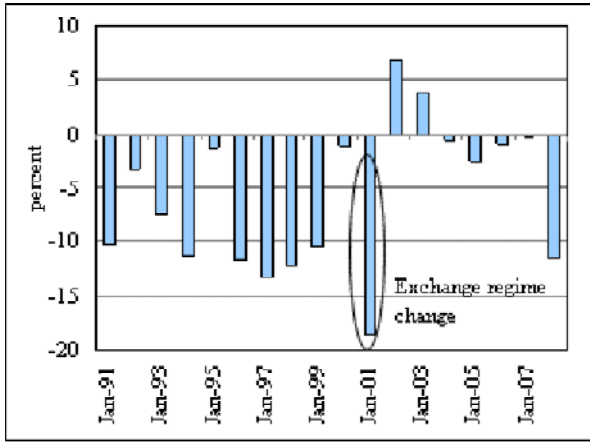
جدول 7.10: مالی کھاتے					
ملین امریکی ڈالر					
ایشیا					
میں 06ء	میں 07ء	مالی سال 08ء			میں 06ء
		نومبر-جون	جولائی-اکتوبر	مکمل سال	
5,830	10,145	7,657	3,206	4,451	-2,488
-71	-114	-75	-9	-66	39
3,521	5,140	5,153	1,319	3,834	13
2,925	4,229	4,144	998	3,146	-85
1,540	266	133	-	133	-133
537	907	1,009	321	688	102
986	3,283	36	311	-275	-3,247
351	2,310	20	346	-326	-2,290
613	978	21	-31	52	-957
796	820	56	-23	79	-764
4,436	8,309	5,114	1,621	3,493	-3,195
1,394	1,836	2,543	1,585	958	707
148	-585	-219	411	-630	366
-283	-281	-597	-45	-552	-316
-81	10	19	27	-8	9
511	-316	359	429	-70	675
461	-473	257	361	-104	730
1,246	2,421	2,762	1,174	1,588	341
1,010	1,413	1,441	524	917	28
696	921	1,445	524	921	524
1,373	1,523	1,104	344	760	-419
768	313	863	340	523	550
1,059	1,031	1,108	344	764	77
231	459	691	103	588	232
551	861	1,025	163	862	164
320	402	334	60	274	-68
-218	-83	367	64	303	450
-116	-116	-	-	-	116
-102	33	483	164	319	450
316	325	-47	231	-278	-372
697	268	-107	267	-374	-375
-93	307	254	102	152	-53

ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

قلیل مدتی قرضے

میں 08ء کے دوران قلیل مدتی قرضوں میں 36.7 کروڑ ڈالر خالص اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 8 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کی خالص ادائیگی ہوئی تھی۔ یہ تمام کا تمام اضافہ تیل کے بڑھتے ہوئے درآمدی بل کے تناظر میں تیل کی درآمد کے لیے اسلامی ترقیاتی بینک کی بلند مالکاری سے ہوا۔ یہ اضافہ اس لحاظ سے تشویش ناک ہے کہ یہ نہ صرف مہنگا قرضہ ہے بلکہ ایک سال سے بھی کم مدت کے لیے ہے جس کا مطلب ہے کہ اگلے سال کی قوم کے اخراج میں اس کا اندراج ہوگا۔

شکل 7.17: شرح مبادلہ میں سالانہ کمی

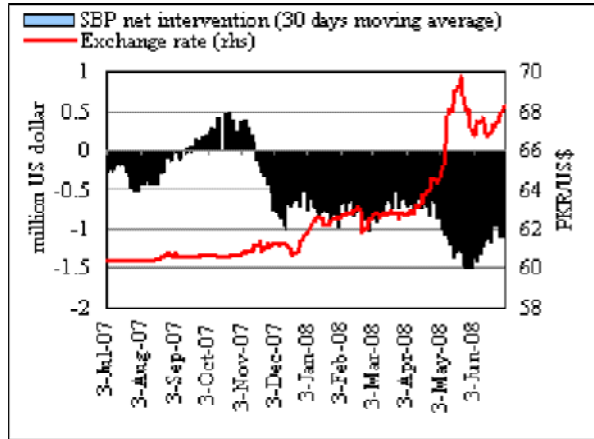


7.3 شرح مبادلہ

چار سال تک مستحکم سطح پر رہنے کے بعد ماس 08ء میں پاکستان کے شرح مبادلہ میں 11.3 فیصد کمی نمایاں کی آئی۔ اس سے قبل روپے کی قدر میں اتنی تخفیف 90ء کی دہائی میں دیکھی گئی تھی (دیکھئے شکل 7.17)۔ روپے کی قدر گرنے کی اہم وجوہات میں جاری حسابات کے خسارے میں اضافہ، بیرونی رقوم کی آمد میں کمی اور سیاسی عدم استحکام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ کی منڈی میں سٹے بازوں کی سرگرمیاں بھی روپے کی قدر کو مزید کمزور کرنے کا باعث بنیں۔

ماس 08ء کے ابتدائی مہینوں میں روپیہ مستحکم تھا۔ خصوصاً اکتوبر 2007ء تک تجارتی خسارے کی معتدل سطح اور بیرون ملک سے رقوم کی آمد کے نتیجے میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 16.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جو ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح ہے۔ تاہم بعد کے مہینوں میں خراب ملکی و بیرونی حالات کی وجہ سے ذخائر تیزی سے کم ہو گئے اور روپے کی قدر میں بھی غیر معمولی تخفیف ہو گئی۔ نتیجتاً، آخر جون ماس 08ء تک زرمبادلہ کے ذخائر گھٹ کر 11.4 ارب ڈالر رہ گئے۔ ان میں 5.1 ارب ڈالر کی کمی ہوئی اور اس کے ساتھ روپے کی قدر میں 11.5 فیصد کمی آئی ہے۔

شکل 7.18: اسٹیٹ بینک کی مداخلت اور شرح مبادلہ



اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار مبادلہ میں کیے جانے والے اقدامات سے بھی بدلتی صورتحال کی عکاسی ہوتی ہے۔ ابتدا میں بیرونی سرمائے کی آمد اور جاری حسابات کے خسارے کی پست سطح کے باعث اسٹیٹ بینک نے فرنس آئل کی ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کر دیں۔²⁰ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بین الینک منڈی میں زرمبادلہ کی خریداری سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جولائی تا اکتوبر 2007ء کے دوران منڈی میں خاصی سیالیت موجود تھی (دیکھئے شکل 7.18)۔

نومبر کے بعد تجارتی خسارے کے تیزی سے بڑھنے اور سیاسی عدم استحکام کے باعث بھاری مقدار میں جزدانی سرمایہ کاری کی منتقلی کے سبب اسٹیٹ بینک کو منڈی میں بھر پور مداخلت کرنا پڑی جبکہ متعدد انتظامی اقدامات بھی کیے گئے۔ دباؤ کم کرنے کی ان کوششوں سے منڈی عارضی طور پر مستحکم ہوئی تاہم بعد کے مہینوں میں روپے پر دباؤ بڑھتا رہا اور کمزور معاشی صورتحال کی وجہ سے سٹے بازی کی سرگرمیوں کو مزید تقویت حاصل ہوئی۔ اس لیے اسٹیٹ بینک کو حالات قابو میں رکھنے کے لیے مزید سخت اقدامات کرنے پڑے۔ جدول 7.11 میں ماس 08ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا خاکہ تاریخ وار دکھا یا گیا ہے۔

20 اسٹیٹ بینک نے 4 جولائی 2007ء سے فرنس آئل کی تمام ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کر دیں۔ 8 جولائی 2008ء کو یہ فیصلہ واپس لے لیا گیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک نومبر 2004ء سے تیل کی تمام ادائیگیاں اپنے ذخائر سے کر رہا تھا۔

جدول 7.11: 08 مئی 2008ء میں بازار مبادلہ کے قواعد و ضوابط میں تبدیلیوں کی تاریخ

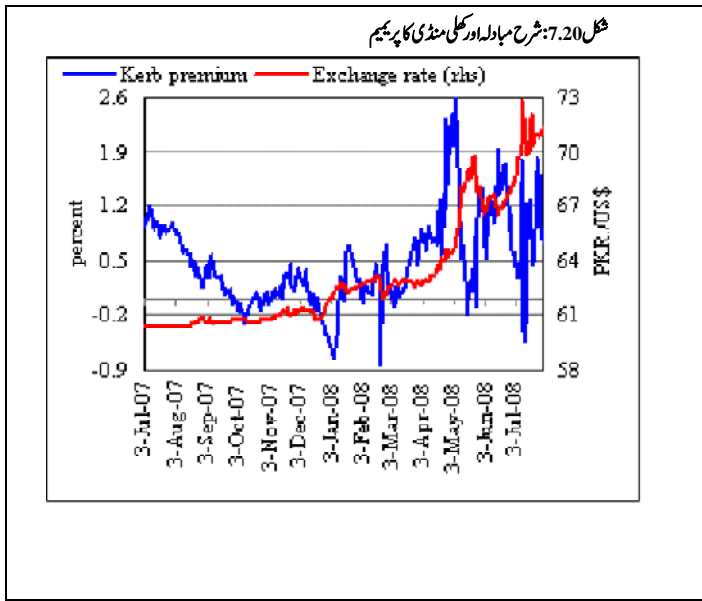
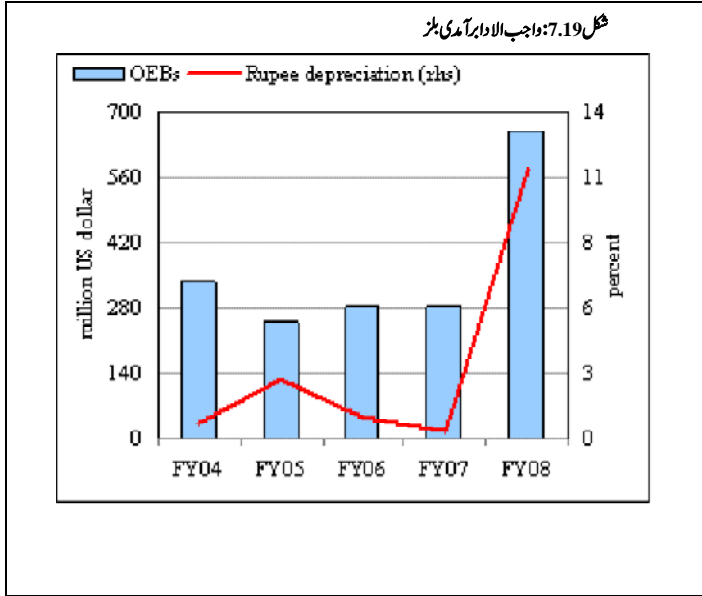
حوالہ	ہدایات کا دائرہ	ہدایات
بی ایس ڈی سرکل نمبر 9 بتاريخ 3 دسمبر 2007ء	بینک مالی ادارے	خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ کل ایف ای 25 امانتوں کے 15 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کر دیا گیا۔
بی ایس ڈی سرکل نمبر 8 بتاريخ 5 اپریل 2008ء	اسلامی بینک / اسلامی شائیں	خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ کل ایف ای 25 امانتوں کے 6 فیصد سے گھٹا کر 2 فیصد کر دیا گیا۔
ایف ای سرکل نمبر 2 بتاريخ 29 اپریل 2008ء	مبادلہ کمپنیاں	1- بیرون ملک سے آنے والی بیرونی کرنسی کی ترسیلات کا کم از کم 15 فیصد بین الاقوامی بینک منڈیوں کو سرینڈر کرنے کی حد بڑھا کر 10 فیصد کر دی گئی۔ 2- پاکستان میں اپنے بیرونی کرنسی کے کھاتوں سے بیرون ملک منتقل کی گئی رقم کا کم سے کم 25 فیصد لانے کی حد۔
ایف ای سرکل نمبر 3 بتاريخ 29 اپریل 2008ء	مجاز ڈیلر	1- درآمدات پر پیشگی ادائیگیاں درآمدات کی قیمت کے 50 فیصد تک محدود کر دی گئیں اور وہ بھی صرف لیٹر آف کریڈٹ پر۔ 2- درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کو دستیاب پیش بندی کے طریقہ کار میں بعض اصلاحات متعارف کرائی گئیں تاکہ اس سہولت کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جاسکے۔
ایف ای سرکل نمبر 4 بتاريخ 9 مئی 2008ء	مبادلہ کمپنیاں	1- پاکستان کے باہر نوٹس و کھاتوں اور ان کھاتوں سے کمرشل بینکوں کو رقم کی منتقلی کا خاتمہ۔ 2- بیرون ملک بھیجی جانے والی ترسیلات کو پچھلے ماہ کے دوران متعلقہ مہینے کی آنے والی ترسیلات کے 75 فیصد تک محدود کرنا۔ 3- فاضل کرنسی اسٹیٹ بینک کو اجازت دینے کی پابندی۔ قرض ازیں مبادلہ کمپنیاں ڈالر کے سوا زیادہ تر غیر ملکی کرنسی بیرون ملک مبادلہ کمپنیوں کو منتقل کر رہی تھیں۔ چنانچہ ڈالر کے علاوہ وہ پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو اور یو ایس ڈالر کے ساتھ ساتھ دیگر کرنسیوں کی منتقلی بھی کی گئی۔
23 مئی 2008ء (اسٹیٹ بینک کی عبوری زری پالیسی)	--	1- درآمدی میل سے کھولنے پر 35 فیصد مارجن کی پابندی لگائی گئی (پروٹیم اور غذائی درآمدات کے سوا)۔ 2- ڈسکاؤنٹ ریٹ 150 بنس پوائنٹ بڑھا کر (10.5 فیصد سے) 12 فیصد کر دیا گیا۔
بی ایس ڈی سرکل نمبر 14 بتاريخ 21 جون 2008ء	بینک مالی ادارے	30 جون 2008ء سے ایف ای 25 امانتوں پر خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ کو دوبارہ پرانی شرح (جو 3 دسمبر 2007ء سے پہلے تھی) پر واپس لایا گیا۔ اب بینکوں مالی اداروں کو یومیہ بنیاد پر اپنی کل ایف ای 25 امانتوں کا 15 فیصد اسٹیٹ بینک میں رکھنے کی ہدایت کی گئی۔
بی ایس ڈی سرکل نمبر 15 بتاريخ 21 جون 2008ء	اسلامی بینک / اسلامی شائیں	اسی طرح اسلامی بینکوں کے لیے خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ دوبارہ پرانی شرح (1 اپریل 2008ء) پر واپس لایا گیا اور 2 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا۔
ایف ای سرکل نمبر 6 بتاريخ 8 جولائی 2008ء	مبادلہ کمپنیاں	بیرون ملک بھیجی جانے والی ترسیلات یا گاہکوں کو غیر ملکی کرنسی کی فروخت کے لیے 50,000 ڈالر یا اس سے زائد (یا دیگر کرنسیوں میں اس کے مساوی) کی تمام لین دین پر اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری کی شرط
ایف ای سرکل نمبر 7 بتاريخ 8 جولائی 2008ء	بی ٹیکس کی مبادلہ کمپنیاں	گاہکوں کو غیر ملکی کرنسی کی فروخت کے لیے 50,000 ڈالر یا اس سے زائد (یا دیگر کرنسیوں میں اس کے مساوی) کی تمام لین دین پر اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری کی شرط
ایف ای سرکل نمبر 8 بتاريخ 8 جولائی 2008ء	مجاز ڈیلر	1- درآمدات پر پیشگی ادائیگیاں مزید محدود کر کے درآمدات کی قیمت کا 25 فیصد کر دی گئیں اور وہ بھی صرف لیٹر آف کریڈٹ پر۔ 2- تمام قسم کی درآمدات کے لیے زرمبادلہ کی پیشگی بلنگ معطل (عارضی طور پر)۔ 3- اسٹیٹ بینک فرس آئل کی تمام اقسام کی درآمد (تیز پروٹیم مصنوعات کی ادائیگیوں) کے لیے مجاز ڈیلرز کو فارم ایم کے ذریعے منظوری کے بعد زرمبادلہ فراہم کرے گا۔
ای بی ڈی سرکل نمبر 6 بتاريخ 11 جولائی 2008ء	مجاز ڈیلر	4- منڈی پر سنے بازی کا دباؤ کم کرنے کے لیے مجاز ڈیلرز اور ان کے گاہکوں کے درمیان زرمبادلہ کی لین دین کے اوقات میں کمی۔ مجاز ڈیلرز کو نو فرم آرمی وصولیاں کرنے کے لیے فوری طور پر مہم چلانے کا مشورہ
زری پالیسی بیان بتاريخ 29 جولائی 2008ء	--	ڈسکاؤنٹ ریٹ 100 بنس پوائنٹ بڑھا کر (12 فیصد سے) 13 فیصد کر دیا گیا۔
بی پی آر ڈی سرکل نمبر 11 بتاريخ 27 اگست 2008ء	مجاز ڈیلر	غیر ضروری اور پریشاشیا کی درآمد پر 100 فیصد ای سی مارجن عائد کر دیا گیا۔
بی ایس ڈی سرکل نمبر 8 بتاريخ 29 ستمبر 2008ء	مبادلہ کمپنیاں	مبادلہ کمپنیوں کو اپنی تمام شاخوں، فرینچائز وغیرہ میں اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط پر عملدرآمد کے حوالے سے مکمل جائزہ لے کر 13 اکتوبر 2008ء تک سرٹیفکیٹ داخل کرنے کی ہدایت۔ سرٹیفکیٹ پر سی ای او اور کمپنی کے تمام ڈائریکٹران کے دستخط ہونے چاہئیں۔

1- حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے برآمدی شعبے کو سہولت فراہم کرنے کی خاطر بیشتر ایشیائی ممالک کے لیے بی پابندی مقرر کر دی۔

2- یہ عارضی اقدام تھا جو اس وقت کی سخت صورتحال کے پیش نظر منڈی کو سیاست فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔

مالی سال 09ء کی ابتدا میں پاکستانی روپے کے کمزور ہونے کا رجحان برقرار رہا۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 12.5 فیصد کم ہو گئی۔

اگرچہ روپے کی کمزوری میں ملک کے بیرونی کھاتے میں بگاڑ اور تخفیف قدر کی بلند توقعات نے انہم کردار ادا کیا تاہم روپے کی قدر میں کمی کی بڑھتی ہوئی توقعات نے بھی اس دباؤ کو بڑھایا اور اس طرح توقعات کو سچ کر دکھایا۔ برآمدی بلوں، کھلی منڈی کے پریمیم، پیشگی نرخوں اور غیر ملکی کرنسی کھاتوں کے قرضوں سے بھی ایسی ہی صورتحال کی عکاسی ہوتی ہے۔



واجب الادا برآمدی بلز واجب الادا برآمدی بلز کے بڑھنے کے ساتھ روپے کی تخفیف قدر سے متعلق توقعات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور برآمد کنندگان زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے اپنی برآمدی آمدنی کو روک لیتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں جبکہ روپے کی قدر میں مسلسل کمی کا رجحان جاری ہو، وہ جتنا زیادہ اپنا زرمبادلہ روکیں گے یہ ان کے لیے اتنا ہی نفع بخش ثابت ہو سکتا ہے۔ مئی 08ء کے دوران واجب الادا برآمدی بلز میں 66.1 کروڑ ڈالر کا اضافہ ہوا جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنے سے بھی زائد ہے (دیکھئے شکل 7.19)۔ واجب الادا برآمدی بلز کے بڑھنے کی تمام ذمہ داری برآمد کنندگان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ بینکوں کے بلز میں خالص کمی آئی ہے۔

درآمد کنندگان کا روپیہ برآمد کنندگان کے بالکل برعکس ہے۔ تخفیف قدر کے اندیشے سے درآمد کنندگان اپنی زرمبادلہ کی ضروریات کے لیے پیشگی بنگل کرتے ہیں۔ درآمد و برآمد کنندگان کی مذکورہ سرگرمیوں نے پہلے سے مشکلات کا شکار منڈی پر دباؤ کو مزید بڑھا دیا اور نتیجتاً یہ حالات روپے کو مزید کمزور کرنے کا باعث بنے ہیں۔ روپے کی قدر میں تخفیف کی توقعات اور منڈی کے شرکاء کے روپے نے صورتحال کی سنگینی میں اضافہ کیا اور سٹے بازوں کو اس سے فائدہ بھی پہنچا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے سٹے بازی کی خود غرضانہ توقعات میں کمی کے لیے مجاز ڈیلرز کو ہدایت کی کہ وہ برآمدات سے حاصل والی رقم کو مقررہ وقت پر جمع کرائیں۔²¹

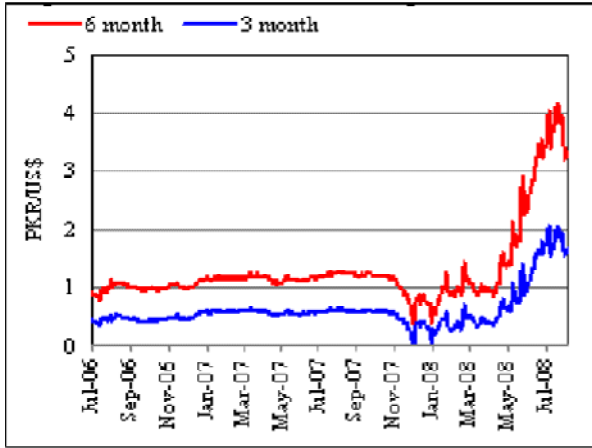
کھلی منڈی کا پریمیم کھلی منڈی اور بین ال بینک نرخوں کے درمیان فرق میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا اور کھلی منڈی کا پریمیم 2 مئی 08ء کو 2.6 فیصد کی بلند سطح پر پہنچ گیا²² (دیکھئے شکل 7.20)۔ کھلی منڈی کا فرق دوہستہ رہا اور ایسے مواقع بھی

آئے جب کھلی منڈی میں غیر ملکی کرنسی کی تجارت رعایتی نرخوں پر کی گئی۔ دوہستہ حرکت پذیری سے کھلی منڈی میں غیر یقینی رقوم کی آمد کے تفرقی پوائنٹس بڑھ گئے۔ ایسی سرگرمیاں مستقبل میں منڈی کی قطعہ واریت کے امکانات کی نشاندہی کرتی ہیں جبکہ روپے کی تخفیف قدر سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے کارکنوں کی ترسیلات زر کے چینلز میں بھی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

21 ای بی ڈی سرگرنمبر 06 تاریخ 11 جولائی 2008ء۔

22 واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھلی منڈی کے شرکاء ضابطہ کاروں کو بھی غلط نرنختاتے ہیں۔ اس لیے اس میں حقیقی پریمیم کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔

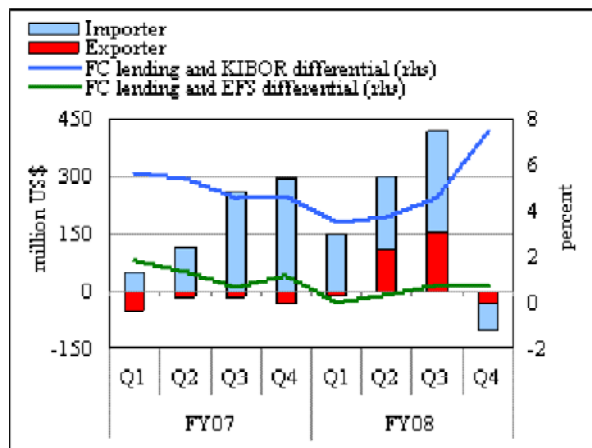
شکل 7.21: فارورڈ سوآپ پوائنٹس میں تبدیلی



پیشنگی نرخ

تبدیل پوائنٹس پیشنگی نرخوں میں اضافے کے ساتھ روپیہ ڈالر مساوات میں بھی مضبوط رجحان دیکھا گیا ہے۔ روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں استحکام کے دور میں باعث پیشنگی نرخوں کی منڈی بھی مستحکم رہی اور ششماہی تبدیلی پوائنٹس کا فارورڈ لین دین فی امریکی ڈالر ایک روپیہ تک محدود رہا۔ تاہم نومبر 2007ء میں روپے کی کمزوری کے باعث پیشنگی نرخوں پر دباؤ بڑھ گیا اور ان میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا (دیکھئے شکل 7.21)۔ پیشنگی ششماہی لین دین کے اوسط تبدیلی پوائنٹس اپریل 2008ء میں بڑھ کر 2 روپے فی امریکی ڈالر کی بلند سطح پر پہنچ گئے۔ اس کے بعد یہ مئی 2008ء میں 3.06 روپے اور جون 2008ء میں 3.72 روپے فی امریکی ڈالر ہو گئے۔ فارورڈ تبدیلی پوائنٹس کا بڑھنا بازار مبادلہ میں سٹے بازوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

شکل 7.22: ایف ای قرضوں کا استعمال



ایف ای 25 قرضہ جات

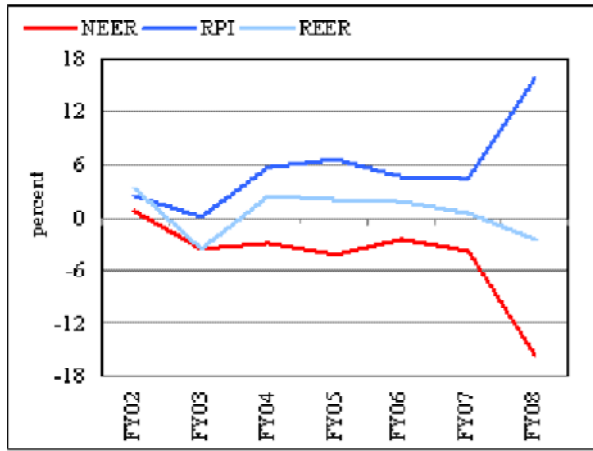
ایف ای 25 امانتوں اور قرضوں کی خالص واپسی میں اضافے سے یہ نشاندہی ہوتی ہے کہ روپے کی کمزوری میں توقعات کیا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ اضافہ س 08ء میں روپے اور ڈالر کی شرح سود کے تفرق میں اضافے کے باوجود²³ میں اضافہ اور ایف ای 25 قرضوں کی خالص واپسی ریکارڈ کی گئی ہے۔ خصوصاً مالی سال کی آخری سہ ماہی کے دوران ایف ای قرضوں کی واپسی کے عمل میں تیزی آئی جبکہ باقی نو مہینوں کے دوران برآمد و درآمد کنندگان کی جانب سے قرضے لینے کا اہم سبب غیر ملکی کرنسی اور ملکی کرنسی کے درمیان بڑھتے ہوئے تفرق سے فائدہ اٹھانا تھا (دیکھئے شکل 7.22)۔ تاجروں کے اس رویے کے باعث ڈالر کی سیالیت مزید سکڑ گئی کیونکہ ان قرضوں کی خالص واپسی کے نتیجے میں غیر ملکی کرنسی کی طلب بڑھ جاتی ہے (دیکھئے باکس 7.3)۔

باکس 7.3: ایف ای 25 قرضے اور بازار مبادلہ کی سیالیت

1998ء میں جاری کیے جانے والے ایف ای سرکلر نمبر 25 کے تحت مجاز ڈیلرز کو مقیم اور غیر مقیم افراد کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں امانتوں سے دستبردار ہونے بغیر غیر ملکی کھاتے کھولنے اور چلانے کی اجازت دی گئی۔ سرکلر میں مجاز ڈیلرز کو ان ایف ای 25 امانتوں کو سرمایہ کاری اور رقم رکھنے کے ساتھ ساتھ تاجروں کو قرضہ فراہم کرنے کی بھی اجازت دی گئی۔ یہ ایف ای امانتیں اور قرضے معمول کی منڈی کی سیالیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جب تاجران قرضوں کے ذریعے حاصل کردہ غیر ملکی کرنسی فروخت کرتے ہیں تو منڈی میں غیر ملکی زرمبادلہ کی سیالیت بڑھ سکتی ہے۔ اس کے برعکس قرضوں کی واپسی کے وقت منڈی سے زرمبادلہ خریداجاتا ہے جس سے غیر ملکی کرنسی کے لیے طلبی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ ایسے قرضوں کی طلب کا انحصار متعدد عناصر پر ہوتا ہے جن میں بین الاقوامی تجارت کا حجم، مقامی کرنسی میں قرضے کی فراہمی اور ایف ای قرضوں کے درمیان شرح سود کا تفرق اور تاجروں کی طرف سے شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں کے خلاف پیش بندی اقدامات شامل ہیں۔ اگرچہ حال ہی میں سابقہ دونوں عناصر تاجروں کے لیے ایف ای ماکاری میں اضافے کا باعث بنے تھے تاہم روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے شرح سود کے تفرق سے جو فائدہ ہوا تھا وہ زائل ہو گیا۔ نتیجتاً درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کی طرف سے ان قرضوں کی خالص ادائیگیاں دیکھنے میں آئی ہیں۔

²³ غیر ملکی امانتوں کے بڑھنے سے روپے کی قدر میں کمی کے تاریخی رجحانات میں مماثلت نہیں پائی جاتی۔

شکل 7.23: مؤثر شرح مبادلہ - سال بسال تبدیلی

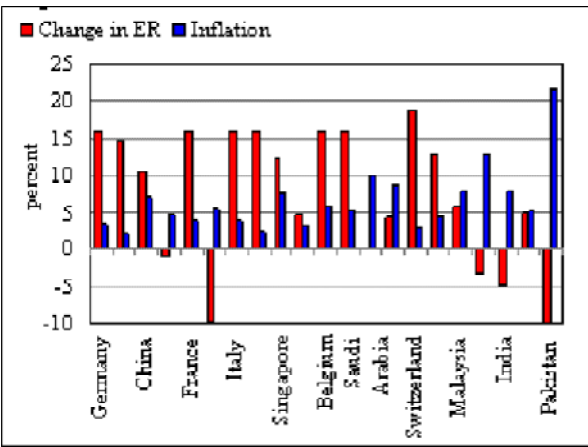


غیر دستاویزی ذرائع سے سرمائے کی بیرون ممالک منتقلی کے واقعاتی شواہد بھی دستیاب ہیں۔ ایسے ذرائع سے زیادہ تر قوم متحدہ عرب امارات منتقل کی گئیں کیونکہ سٹے باز سرگرمی سے روپے کی قدر میں کمی کے حوالے سے پیش بندی اقدامات کرتے رہے۔ ان سرگرمیوں کی وجہ سے زرمبادلہ کی منڈی میں طلب کا دباؤ مزید بڑھ گیا اور اس کا نتیجہ بلند توقعات کے باعث روپے کی قدر گرنے کی صورت میں برآمد ہوا۔

7.3.1 حقیقی مؤثر شرح مبادلہ

دنیا کی دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں کسی ملک کی کرنسی کے عمومی تحریکات کا جائزہ لینے کے لیے کثیر طرفی شرح مبادلہ نکالی جاتی ہے۔ اس کے لیے اہم تجارتی شراکت داروں کی مختلف کرنسیوں کی ایک باسکٹ لی جاتی ہے اور ان کرنسیوں کے اوزان کی مدد سے ملک کا مؤثر شرح مبادلہ اخذ کیا جاتا ہے۔ اس نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کو شمسی اشاریہ قیمت پر تقسیم کر کے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ نکالی جاتی ہے۔ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں کمی کا رجحان اہم تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں اس ملک کی بہتر مسابقتی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 7.24: باسکٹ کرنسیوں میں تبدیلیاں - م 08ء



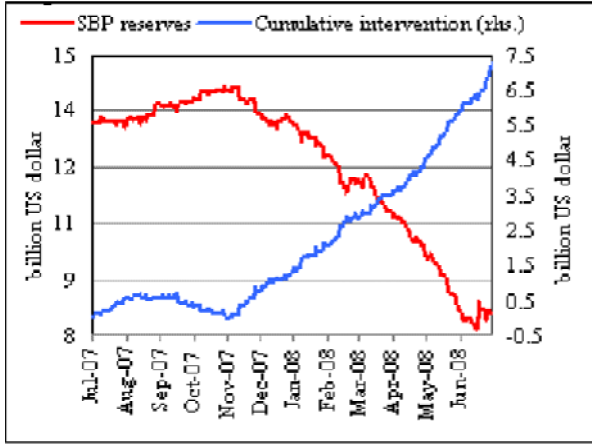
معیشت میں گرانی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کے باوجود روپے کی قدر میں کمی سے حقیقی معنوں میں فائدہ پہنچا ہے جو م 08ء کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 2.3 فیصد کمی سے ظاہر ہے۔ م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں حقیقی مؤثر شرح مبادلہ مزید بہتر ہو کر 3.5 فیصد ہو گئی۔ اس کی عکاسی م 08ء کی آخری اور م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدات کی کارکردگی میں بہتری سے ہوتی ہے کیونکہ پاکستانی روپے کی قدر میں نامیہ کمی تجارتی شراکت دار ملکوں میں سب سے زیادہ تھی (دیکھئے سیکشن 7.5) (دیکھئے شکل 7.24)۔

7.4 زرمبادلہ کے ذخائر

بیرونی رقم کی آمد میں کمی کے باعث ملک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کو استعمال کرنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا۔ آخر جون 08ء تک زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 11.4 ارب ڈالر²⁴ رہ گئے جو جون 2007ء میں 16.5 ارب ڈالر کی سطح پر تھے اور پھر آخر اکتوبر م 09ء تک مزید گر کر 6.7 ارب ڈالر رہ گئے (دیکھئے جدول 7.12)۔ م 08ء کے دوران اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں دونوں کے ذخائر کم ہوئے تاہم اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں زیادہ کمی آئی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر آخر جون 2008ء میں گر کر 8.6 ارب ڈالر

²⁴ جائزوں میں استعمال کیے جانے والے ذخائر کے اعداد و شمار ادائیگیوں کے توازن کے مطابق ہیں جو کہ اسٹیٹ بینک کے منگلی منڈیاں و زرعی انتظام (Domestic Markets and Monetary Management Department) کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منگلی شماریات و اعداد و شمار (SDWD) ادائیگیوں کے توازن کے ڈیٹا کو مرتب کرنے کی مختلف تکنیک استعمال کرتا ہے۔

شکل 7.25: اسٹیٹ بینک کے ذخائر اور مداخلتیں

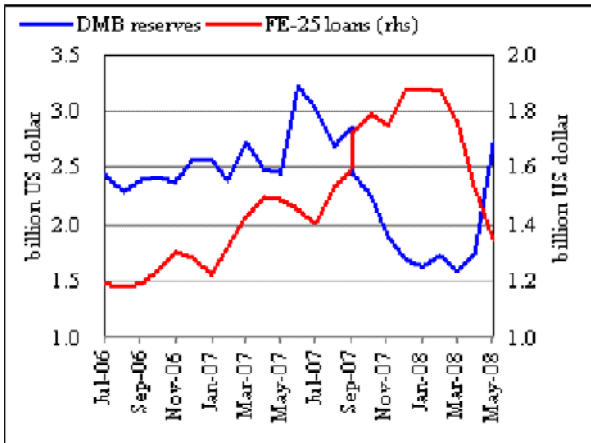


ہو گئے جبکہ یہ آخر جون 2007ء میں 13.3 ارب ڈالر تک تھے۔ اس میں سے 4.8 ارب ڈالر کی رقوم بیرون ممالک منتقل کی گئیں۔²⁵ ذخائر میں زیادہ تر کمی س 08ء کی دوسری ششماہی میں ہوئی اور اس کے ساتھ منڈی میں اسٹیٹ بینک کی مداخلت میں بھی تیزی سے اضافہ ہو گیا (دیکھئے شکل 7.25)۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا باعث بننے والے متعدد عوامل کو شکل 7.26 میں دیا گیا ہے۔

مالی سال 08ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر کی طرح کمرشل بینکوں کے ذخائر سے بھی بیرون ملک منتقلیوں کی گئیں اور وہ آخر جون مالی سال 08ء میں 2.7 ارب ڈالر کی سطح پر پہنچ گئے جبکہ مالی سال 07ء کے اختتام پر یہ 3.2 ارب ڈالر تک تھے (دیکھئے شکل 7.27)۔ ایف ای 25 امانتوں میں مسلسل اضافے کے باوجود کمرشل بینکوں کے ذخائر میں ہونے والی 47.2 کروڑ ڈالر کی کمی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مالی سال 08ء

کی ابتدائی تین سہ ماہیوں کے دوران ایف ای 25 قرضوں کا استعمال زیادہ کیا گیا۔ عام طور پر درآمد کنندگان ایف ای قرضوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں کیونکہ انہیں برآمد کنندگان کے لیے دستیاب برآمدی مالکاری کی رعایتی شرح سے قرضے حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برآمد کنندگان کی جانب سے قرض گیری کے بین الینک سیالیت پر جو اثرات ہوتے ہیں وہ درآمد کنندگان کی قرض گیری کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ برآمد کنندگان کی قرض گیری سے منڈی کی سیالیت میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ وہ ڈالر کی رقوم کو روپے میں تبدیل کرا لیتے ہیں۔ جبکہ درآمد کنندگان ڈالر کی رقوم غیر ملکی فروخت کاروں کو منتقل کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں منڈی میں سیالیت مزید کم ہو جاتی ہے۔ یہ دلچسپ امر ہے کہ مئی 08ء کے بعد سے درآمد و برآمد کنندگان دونوں کی جانب سے قرضوں کی واپسی میں تیزی بھی روپے کی قدر کو کم

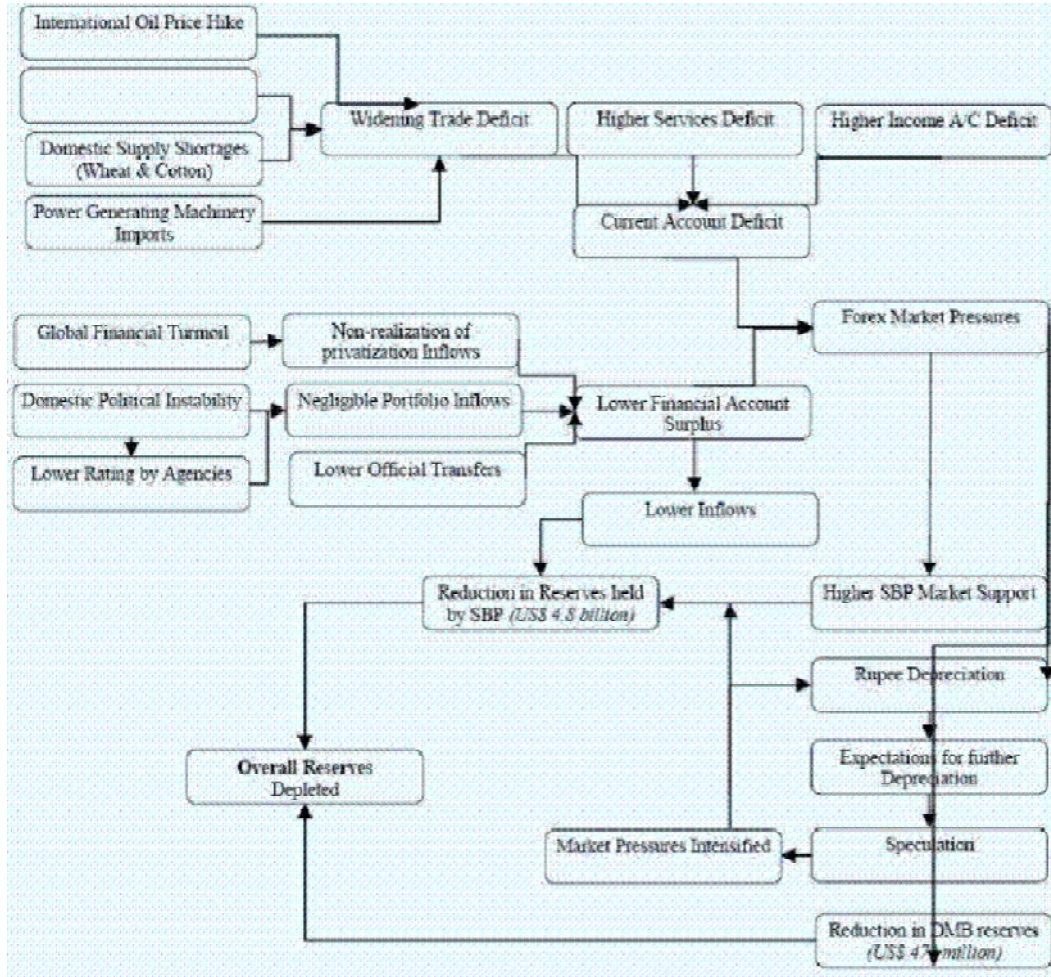
شکل 7.27: کمرشل بینکوں کے ذخائر



کرنے کا باعث بنی ہے۔ درآمد کنندگان کی جانب سے پیشگی ادائیگیاں بھی کی گئیں اس لیے مئی جون کی مدت کے دوران ایف ای 25 قرضوں اور اس سے منسلک کمرشل بینکوں کے ذخائر میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 7.27)۔ تاہم مالی سال 08ء کی زیادہ تر مدت کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر پر دباؤ برقرار رہا ہے۔ اس دباؤ کی عکاسی نوٹر اور بینکوں کی بیرون ملک رکھی گئی رقوم سے بھی ہوتی ہے۔ دسمبر 2008ء کے بعد سے بینکوں کی جانب سے بیرون ممالک رقوم رکھوانے کے رجحان میں کمی آئی ہے۔ نوٹر و رقوم سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں نے زیادہ تر رقوم نکھالی ہیں اور ان کی پوزیشن خفی ہو چکی ہے (دیکھئے شکل 7.28)۔ تاہم مئی کے بعد ایف ای 25 قرضوں کی واپسی کے باعث کمرشل بینکوں کے ذخائر پر دباؤ کم ہوا ہے، اس کی عکاسی ڈی ایم بی تجارتی نوٹر اور بیرون ملک رکھوائی گئی رقوم سے ہوتی ہے۔ ادائیگیوں کے توازن میں رقوم کی روانی کو متاثر کرنے والے عوامل کو جدول 7.13 میں دیا گیا ہے۔

²⁵ آخر ستمبر 09ء تک مرکزی بینک کے پاس ذخائر کم ہو کر 4.9 ارب ڈالر رہ گئے جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر کم ہو کر 13.4 ارب ڈالر رہ گئے۔

شکل 7.26: ذخائر میں کمی پیدا کرنے والے عوامل پر طائرانہ نظر

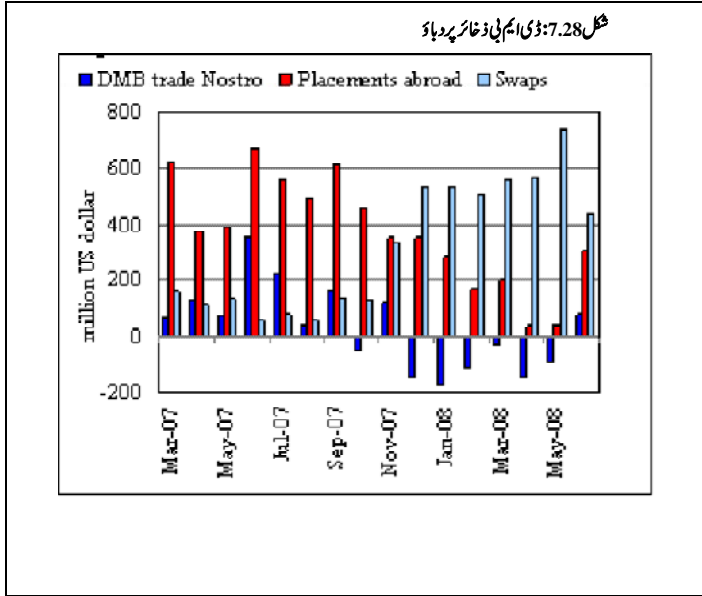


7.4.1 ذخائر کی موزونیت

ذخائر کی موزونیت بیرونی دھچکوں کو جذب کرنے سے متعلق معیشت کی صلاحیت کا جانچنے کا ایک اہم پیمانہ ہے۔ سرمائے کی روانی کی بدلتی صورتحال کے ساتھ ساتھ درآمدات کے لیے درکار کافی رقم یعنی امپورٹ کو²⁶ کے لحاظ سے ذخائر کی موزونیت جانچنے کے روایتی پیمانوں میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ یہ پیمانے مختلف قسم کے بیرونی دھچکوں کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں جو معیشت کے لیے ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ ان پیمانوں میں ذخائر و زری مجموعوں کے تناسبات اور ذخائر و بیرونی قرضوں کا تناسب شامل ہیں خصوصاً سرمائے کی عالمی منڈیوں تک خاطر خواہ لیکن غیر یقینی رسائی کے حامل ممالک اپنے ذخائر کی موزوں سطح کا جائزہ لینے کے لیے گیوڈ بیٹی اصول کا استعمال کرتے ہیں۔ اس اصول کے مطابق ذخائر ایک سال یا اس سے کم مدت کے تمام قبل مدتی قرضوں کی ادائیگی کے لیے کافی ہونے چاہئیں یا اتنے ہونے چاہئیں کہ ان سے آئندہ سال کی طے شدہ ادائیگیاں کی جاسکیں۔ ذخائر اور زری مجموعوں کے تناسبات شہریوں کی جانب سے سرمائے کے فرار کے خطرات کو جانچنے کے لیے بھی خاص مفید ثابت ہوتے ہیں۔ درآمدات کے لیے درکار رقم کے تناسب سمیت مذکورہ

²⁶ یہ پیمانہ کم آمدنی والے ان ملکوں کے لیے بطور خاص موزوں ہے جو جاری حسابات کے دھچکوں سے متاثر ہوں اور جنہیں سرمایہ منڈیوں تک زیادہ رسائی حاصل نہ ہو۔

تمام اظہارِ یہ مختلف اقسام کے عالمی واجبات پر مشتمل ہیں۔



جدول 7.14 میں دکھایا گیا ہے کہ س 08ء کے دوران مجموعی ذخائر میں ہونے والی کمی نے ذخائر کی موزونیت کے تمام اظہار یوں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ تاہم آخر جون 2008ء تک نشانیہ کے مقابلے میں تمام تناسبات کی صورتحال خاصی بہتری کی عکاس ہے اور درآمدات کی حفاظتی رقم کا تناسب 16.8 ہفتے (چار مہینے)، ذخائر اور زرر 2 کا تناسب 17 فیصد²⁷ اور ذخائر و قلیل مدتی قرضوں کا تناسب 6.64 بنتا ہے۔ تاہم مذکورہ تناسبات کی حالیہ صورتحال خاصی ابتری کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تمام تناسبات میں خاصی ابتری آئی ہے۔

7.5 تجارتی کھاتہ

پاکستان کا تجارتی خسارہ گذشتہ چھ برسوں سے مسلسل بڑھتا جا رہا ہے اور مالی سال 08ء کے دوران یہ 20.9 ارب امریکی ڈالر کی غیر معمولی سطح تک پہنچ گیا (دیکھئے جدول 7.15)۔ تجارتی خسارے میں توسیع کی بنیادی وجہ تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی درآمدات ہیں جس نے برآمدات میں ہونے والی قدرے بہتر نمو کو ماند کر دیا۔²⁸

درآمدات کی نمو میں تیزی سے اضافے کی وجہ معیشت میں مضبوط طلب اور اندرونی و بیرونی رسدی دھچکے ہیں۔²⁹ اگرچہ س 08ء کے دوران بڑھتی ہوئی عالمی اجناس کی قیمتوں نے درآمدی بل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ قیمتوں میں اضافہ نہ ہونے کے باوجود درآمدی بل س 01ء کی سطح سے بھی بلند رہا ہے۔ درآمدی بل میں مستقل اضافے کو درآمدی مقداری اشاریہ سے دیکھا جاسکتا ہے (دیکھئے شکل 7.29)۔

جدول 7.12: زر مبادلہ کے ذخائر
بلین امریکی ڈالر

مالی سال 08ء	مالی سال 07ء	مالی سال 06ء	
	اشٹاک		
8,569.7	13,345.0	10,765	اسٹیٹ بینک
2,741.0	3,213.0	2,537	کمرشل بینک*
11,310.7	16,558.0	13,302.0	کل
	بھاؤ		
-4775.3	2580.0	960.0	اسٹیٹ بینک
-472.0	676.0	-79.0	کمرشل بینک
-5247.3	3256.0	881.0	کل

* شعبہ شریات کے فراہم کردہ اعداد و شمار، ادائیگیوں کے توازن کی تعریف کے مطابق

س 08ء کے دوران پاکستان کی درآمدات کا 47 فیصد سے زائد حصہ نسبتاً بے لچک پٹرولیم اور مشینری پر مشتمل ہے۔ مقامی تجارتی اشیاء جیسے ایندھن (دیکھئے شکل 7.30) اور گندم پر دی جانے والی زراعت کے حکومتی فیصلے کی وجہ سے درآمدی نمو میں استحکام رہا۔ ایک جانب ملکی صرف کو وسائل کی بلند لاگت کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کیا جاسکتا اور دوسری جانب اس سے ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ افزائی، اسمگلنگ اور تجارت کے ساتھ ساتھ مالی خسارے میں اضافہ ہو گیا۔

حکومت نے درآمدات سے متعلق ان مسائل کو سمجھتے ہوئے طلب کے دباؤ کو کم کرنے کے کئی اقدامات کیے، زراعت کے دباؤ میں بتدریج کمی اور ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے انتظامی اقدامات کیے۔ حال ہی میں حکومت نے سامان قیش کی درآمدات پر بھاری ڈیوٹی عائد کر دی ہے اور اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے سخت زرعی پالیسی کا

²⁷ زرر 2 کے تقریباً 20 تا 25 فیصد مساوی ذخائر کو سرمائے کے فرار کے خطرے سے نبرد آزما ہونے کے لیے نظر آواز سمجھا جاتا ہے۔

²⁸ مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات کی نمو پچھلے سال سے خاصی زیادہ رہی۔

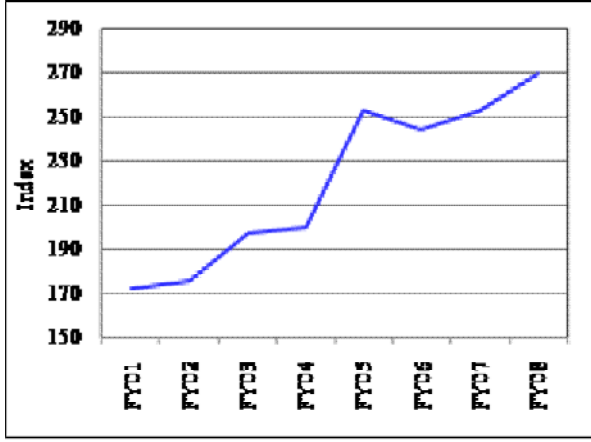
²⁹ مالی سال 08ء کے دوران مجموعی درآمدات میں ہونے والے اضافے میں 32.1 فیصد حصہ صرف تیل کی قیمتوں میں اضافے پر مبنی ہے جبکہ اسی عرصے کے دوران گندم اور کپاس کا مجموعی درآمدات کی نمو میں حصہ 15.5 فیصد بنتا ہے۔

ادائیگیوں کا توازن

جدول 7.13: مجموعی ذخائر برطانیہ توازن ادائیگی- بی بی ایم 5 (ملین امریکی ڈالر)

کل	مالی سال 08ء				کل	مالی سال 07ء				ادائیگی بیلنس
	میں 08ء	چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی		میں 07ء	چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	
17,498	12,858	15,289	17,091	17,498	13,302	14,067	13,237	12,570	13,302	ادائیگی بیلنس
48,909	14,352	12,114	11,728	10,715	47,140	14,220	11,473	11,529	9,918	آئی ڈی اے
20,122	5,807	5,079	4,668	4,568	17,278	4,743	4,142	4,202	4,191	اشیا کی درآمدات
3,590	1,192	1,007	763	628	4,140	1,367	1,000	1,127	646	خدمات کی درآمدات
655	373	282	-	0	1,242	519	298	425	0	لائسنس سپورٹ واپسی
1,613	343	434	562	274	940	274	247	271	148	آمدنی
6,451	1,723	1,662	1,565	1,501	5,494	1,557	1,369	1,335	1,233	کارکنوں کی ترسیلات
5,020	2,104	983	919	1,014	4,874	1,148	1,986	847	893	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
20	65	(171)	70	56	2,558	793	407	1,237	121	بیرونی جزو ادائیگی سرمایہ کاری
252	52	74	92	34	823	823	-	-	-	یورو/اسلوک ہانڈز
4,138	1,496	735	866	1,041	3,530	1,305	637	835	753	قرضوں کی واپسی
3,057	981	466	727	883	2,669	1,117	313	563	676	سرکاری
2,549	981	466	381	721	2,444	1,117	313	563	451	طویل مدتی قرضے
1,104	461	250	49	344	1,523	831	120	361	211	منصوبہ جاتی قرضے
1,104	461	250	49	344	742	50	120	361	211	ایشیائی بینک
1,445	520	216	332	377	921	286	193	202	240	منصوبہ جاتی اور نقد ادائیگی قرضے
508	-	-	346	162	225	-	-	-	225	قلیل مدتی بشمول آئی ڈی بی
1,081	515	269	139	158	861	188	324	272	77	نئی غیر ضمانت شدہ
133	-	-	133	-	266	133	-	-	133	نچکاری آمدنی
602	106	379	73	44	815	344	129	197	145	سرکاری گرانٹس
95	35	30	10	20	-	-	-	-	0	امریکہ
507	71	349	63	24	815	344	129	197	145	دیگر
6,968	1464	1932	2017	1555	6,422	1733	1556	1478	1655	دیگر وصولیاں
55,075	15,878	14,545	13,530	11,122	42,944	10,789	10,643	10,862	10,650	بیرون ملک منتقلیاں
35,418	10,092	9,853	8,536	6,937	26,989	6,834	6,454	6,768	6,933	اشیا کی درآمدات
9,897	2,656	2,554	2,465	2,222	8,310	2,064	2,014	2,193	2,039	خدمات کی درآمدات (غلاوہ سود)
2,156	602	483	631	440	1,416	404	368	355	289	سودی ادائیگیاں
1,281	323	308	347	303	1,151	326	262	296	267	سرکاری قرضوں کی قسط واریز واپسی
173	68	22	75	8	120	57	10	43	10	آئی ایم ایف
441	79	146	77	139	401	71	132	69	129	آئی ڈی اے آئی بی آر ڈی
333	103	79	88	63	261	78	60	74	49	ایشیائی بینک
334	73	61	107	93	369	120	60	110	79	دیگر اصل ادا شدہ
1,903	565	344	576	418	1,713	494	345	532	342	منافع اور منافع منقسمہ
1,458	368	359	365	366	1,392	343	338	355	356	خام تیل، گیس کی خریداری
334	88	121	85	40	402	90	132	103	77	نئی قرضوں کی اصل رقم کی واپسی
176	13	11	19	133	299	53	15	32	199	زرمبادلہ کے سیال شدہ واجبات
41	-	-	16	25	192	25	-	4	163	آئی ڈی بی (قلیل مدت)
100	-	-	-	100	-	-	-	-	0	نیشنل بینک کی امانتیں
35	13	11	3	8	91	28	15	12	36	خصوصی ڈالر ہانڈز
2,452	1171	512	506	263	1,272	181	715	228	148	دیگر ادائیگیاں
11332	11332	12858	15289	17091	17498	17498	14067	13237	12570	اختتام مدت پر مجموعی ذخائر
794	794	381	374	751	737	737	727	717	705	مطلوبہ نقد محفوظ
14	14	44	25	361	940	940	0	33	0	ڈوبے ہوئے قرضے
8577	8577	11086	13372	13876	13345	13345	11336	10639	10187	اسٹیٹ بینک کے خالص ذخائر
2741	2741	1728	1892	2854	3213	3213	2731	2565	2383	سٹاک فنڈ کے بغیر ڈی ایم بی ذخائر

شکل 7.29: درآمدی مقداری اشاریہ



موقف اختیار کیا ہے۔ م س 06ء کی تیسری سہ ماہی سے م س 08ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات میں سست روی کی بنیادی وجہ ایس بی پی کی سخت زری پالیسی ہے (دیکھئے شکل 7.31)۔ تاہم ملکی و بیرونی دھچکوں کی وجہ سے سخت زری پالیسی کا اثر زائل ہو گیا اور چند شعبوں میں طلب میں دوبارہ اضافہ م س 08ء کی دوسری سہ ماہی سے جاری ہے۔³⁰

درآمدات میں کمی کے لیے بنائی گئی پالیسی کے زیادہ تر اقدامات ابھی جاری ہیں اور ہماری درآمدات سے منسلک مسائل بہت پیچیدہ ہیں اور آئندہ چھ سے بارہ ماہ میں اس کا نتیجہ سامنے آئے گا۔ برآمدات کو نقصان پہنچانے والے عوامل نے کمزور ملک کے تصور کو کمزور ظاہری اور انسانی ڈھانچے کی طرف پہنچا دیا ہے۔ ان مسائل پر قابو پانے کے لیے بنائی گئی

جدول 7.14: موزونیت سرمایہ تناسبات

مالی سال 03ء	مالی سال 04ء	مالی سال 05ء	مالی سال 06ء	مالی سال 07ء	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء*
10769	12389	12598	13122	15646	11387	8286
49.5	47.5	35.0	27.8	30.6	16.8	11.67
0.32	0.37	0.37	0.37	0.40	0.26	0.19
7.76	10.14	8.56	9.59	12.77	4.92	3.58
0.30	0.29	0.25	0.23	0.23	0.17	0.14
0.93	0.93	0.83	0.79	0.78	0.53	0.42
12.92	12.65	11.50	10.35	10.88	6.81	4.73

سیال ڈخانر (ملین امریکی ڈالر)
درآمدات کو متن (فیصد)
ڈخانر اور بیرونی قرضے کا تناسب
ڈخانر اور قلیل مدتی قرض و واجبات کا تناسب ☆☆
ڈخانر اور زرر 2 کا تناسب
ڈخانر اور بنیاد کا تناسب
ڈخانر اور بی ڈی پی کے حصے کا تناسب
☆ یہ تناسبات 30 اگست 2008ء کے ڈخانر کے مطابق نکالے گئے ہیں۔ دیگر تمام اعداد و شمار م س 08ء کے ہیں۔
☆ قلیل مدتی قرضے، واجبات اور مراکز کی پینک کی امانتیں اور پینک آف چانکا کی امانتیں شامل ہیں۔

حکمت عملی زیادہ پیچیدہ اور طویل ہے۔

جدول 7.15: تجارتی اظہارے

نمو	ت خ	ت خ/بی ڈی پی	برآمدات/درآمدات	برآمدات	درآمدات	ت خ
م س 03ء	1.1	1.3	91.3	22.2	18.2	-12.0
م س 04ء	3.3	3.3	79.0	10.3	27.6	209.3
م س 05ء	6.2	5.7	69.9	16.9	32.1	89.3
م س 06ء	12.1	9.6	57.6	14.3	38.8	95.4
م س 07ء	13.5	9.4	55.7	3.4	6.9	11.5
م س 08ء	20.7	12.4	48.1	13.2	30.9	53.4

ت خ = تجارتی خسارہ

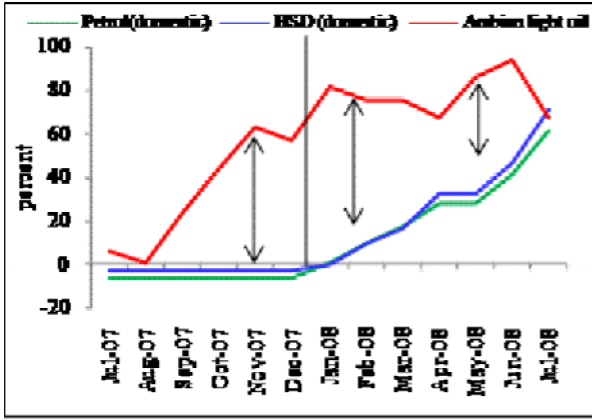
اس تناظر میں م س 08ء میں برآمدی کارکردگی یقیناً قابل تعریف ہے۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں سال بسال کمی کے باوجود م س 08ء کے دوران مجموعی طور پر برآمدات کی کارکردگی نمایاں ہوئی ہے جس کی بڑی وجہ غیر ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات ہیں (دیکھئے شکل 7.32)۔ م س 08ء میں برآمدات میں اضافے کے ذمہ دار کچھ اتفاقی عوامل بھی ہیں جیسے چاول اور سونے کی بلند قیمتیں³¹، جبکہ غیر ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات میں اضافے کا بڑا حصہ³² چند ساختی عوامل کی وجہ سے ہے جیسے گنجانس میں اضافے اور کچھ غیر ٹیکسٹائل ایشیا کی بین الاقوامی طلب میں اضافہ

30 خاص طور پر زراعت اور کیمیکل (خصوصاً کیمیا کی کھاد اور صنعتی کیمیکل) اور مشینری کی درآمدات (بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات کی وجہ سے)۔

31 مالی سال 2008ء کی مجموعی برآمدات میں ہونے والی نمونیں چاول (قیمتوں کا اثر) اور زبورات کی برآمدات کا حصہ 31.2 فیصد ہے۔

32 خصوصاً، کیمیکل اور پلاسٹک، پیپر و لم مصنوعات اور سینٹ کے شعبوں میں۔

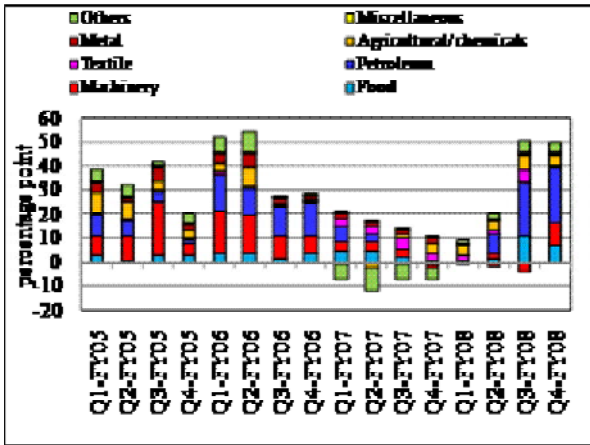
شکل 7.30: تیل کی کھلی اور عالمی قیمتوں میں اضافے کے مابین فرق



ہے۔ مزید برآں ڈالر کے مقابلے میں روپے میں تخفیف قدر کی وجہ سے برآمدات کی مسابقت میں اضافہ ہوا ہے۔³³ اور برآمدات کی موجودہ نمو اسی طرح جاری رہنے کی توقع ہے۔

بہر حال جولائی م س 09ء کے لیے ابتدائی تجارتی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجارتی خسارے میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران پست بیس افیکٹ (base effect) کی وجہ سے ہے (دیکھئے جدول 7.16)۔ م س 07ء کے دوران مجموعی تجارت میں کمی کا تسلسل م س 08ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی دیکھا گیا ہے جس میں برآمدات اور درآمدات دونوں کی نمو میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ م س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات اور برآمدات میں نمو کا رجحان م س 08ء کی دوسری ششماہی کی طرح ہی ہے۔ درحقیقت م س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پست بیس افیکٹ (base effect) کی وجہ سے تجارتی خسارہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران کے مقابلے میں زیادہ رہا۔

شکل 7.31: درآمدات۔ نمونوں حصہ



تجارتی توازن میں طویل مدتی اصلاح کے لیے برآمدات کے شعبے کو درپیش ساختی مسائل پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ خاص طور پر اس لیے ضروری ہے کہ گذشتہ چند برسوں سے معاشی حجم میں اضافے کی وجہ سے درآمدات بڑھ گئی ہیں جو کہ بظاہر مستقل اضافہ معلوم ہوتا ہے اور اس میں کوئی کمی نہیں آسکتی ہے۔ ہمارے ملک کو دستیاب سرمائے کی کم دستیابی اور ہنرمند افرادی قوت کی کمی کے دو اہم ساختی مسائل کا سامنا ہے۔ ان دونوں مسائل کی شروعات ذخائر کی قلت سے ہوتی ہے جو کسی بھی ملک میں متعلقہ ڈھانچے میں ترقی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور اس بات کی عکاسی ماضی میں تعلیم اور ترقیاتی اخراجات کی پست سطح سے ہوتی ہے (دیکھئے جدول 7.17)۔ اس کے نتیجے میں ملک کی مسابقتی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کا مقابلہ عالمی اقتصادی فورم³⁴ کی جانب سے ترتیب دی گئی عالمی مسابقت کی رپورٹ 2007-8ء میں مسابقت کاروں سے کیا گیا ہے (دیکھئے جدول 7.18)۔³⁵

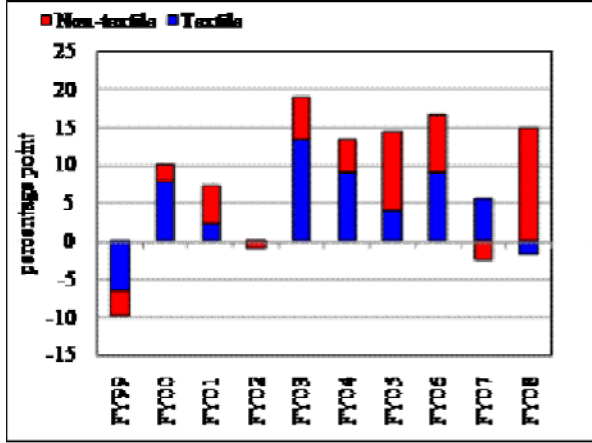
معاشی استحکام، صحت و پرائمری تعلیم، اعلیٰ تعلیم و تربیت اور افرادی قوت کی کارکردگی کے حوالے سے 2007-8ء کے دوران پاکستان کی عالمی درجہ بندی خطے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں کم رہی ہے۔ تاہم م س 08ء کے دوران ملک کو درپیش اندرونی اور بیرونی دھچکوں کی وجہ سے ملک کی کھلی معاشی استحکام میں درجہ بندی پست رہی ہے جبکہ تعلیم اور افرادی

33 سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 9.8 فیصد کی خاصی تخفیف ہوئی ہے۔ تاہم ڈالر کے مقابلے میں چین کی کرنسی میں 6.3 فیصد اضافہ قدر ہوا جبکہ بھارت، ویتنام اور بنگلہ دیش کی کرنسیوں میں بالترتیب 8.4 فیصد، 8 فیصد اور 3.8 فیصد تخفیف قدر ہوئی ہے۔

34 اس رپورٹ کے مطابق 2007-08ء کے دوران پاکستان کی عالمی مسابقتی درجہ بندی، گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں ابتر ہوئی ہے۔

35 تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ملک کی پرائمری، سینکڑی اور کالج و یونیورسٹی میں اندراج کی شرح پست ہے (درجہ بندی بالترتیب 120، 120 اور 116)۔ جس کی وجہ تعلیمی نظام کے معیار اور تربیتی عملے کے درست جائزے کی عدم موجودگی ہے۔ صحت کے اظہار یوں کی صورتحال بھی تشویش ناک ہے اور مجموعی طور پر پاکستان 106 نمبر پر ہے۔ پاکستان ہنرمند افرادی قوت کی کارکردگی میں بھی درجہ بندی (113 واں نمبر) پر ہے۔ جس کی وجہ لیبر فورس میں خواتین شمولیت کی پست سطح، ملازمت سے برخاستگی کی بلند لاگت اور کمپنیوں میں پیشہ وارانہ انتظامیہ پر انحصار نہ کرنا ہے۔

شکل 7.32: برآمدات کی نمونیں حصہ



قوت کی کارکردگی میں نچلی درجہ بندی باعث تشویش ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے انفراسٹرکچر اور تعلیم کے شعبے میں بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ مندرجہ بالا بیان کیے گئے عوامل کے علاوہ موثر اداروں کی کمی، حکومت چلانے سے متعلق مسائل اور سیاسی عدم استحکام وہ عوامل ہیں جن کا برآمدات کی خراب کارکردگی میں بڑا حصہ ہے۔

اس صورتحال سے پاکستان کے معاملے کی مناسب طریقے سے وضاحت ہوتی ہے۔ افرادی قوت اور سرمائے کی کم دستیابی اور موثر اداروں کی تاریخ کی کمی باعث ملک کو بلند قدر کی ایشیا کی برآمدات میں مشکلات درپیش ہیں۔ ٹیکسٹائل جیسے شعبے میں تخصیص کا نتیجہ گزشتہ چند برسوں کے دوران ملکی تناسب تجارت میں اتاری کی صورت میں برآمد ہوا ہے کیونکہ جدید ٹیکنالوجی کی حامل ایشیا کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے باعث درآمدات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی اکائی قدروں کے مقابلے میں

پاکستانی برآمدات کی اکائی قدروں کی سطح خاصی پست ہے۔ جس کی وجہ سے گزشتہ چند برسوں میں ملک کی تجارت کے تناسب میں متواتر کمی آئی ہے۔ برآمدات کی اکائی قدر کی پست سطح گزشتہ برسوں کے دوران تجارتی خسارے کے بڑھنے کا اہم عنصر ہے (دیکھئے شکل 7.33)۔

اس صورتحال میں ملکی سرمائے، افرادی قوت اور اداروں میں مکمل سدھار لانے کے لیے طویل مدتی حکمت عملی کی ضرورت ہے جس کے ذریعے پیداواری عمل میں پیداواریت کی سطح اور اس کی کارکردگی میں بہتری لائی جائے۔ دستیاب ذخائر سے درآمدات کی آمدنی میں بہتری کے علاوہ اس سے ملک کی ایشیا سازی کے شعبے کو جدید ٹیکنالوجی میں منتقل ہونے میں مدد ملے گی۔

مالی سال 08ء کے دوران برآمدات میں بحالی۔ ساختی یا اتفاقی؟

میں 08ء میں برآمدات میں تاریخی بحالی ہوئی ہے اور اس دوران 19.1 ارب امریکی ڈالر کی برآمدات ہوئی ہے جو اسی عرصے کے لیے مقرر کردہ سالانہ برآمدی ہدف سے تھوڑا اضافی ہے (دیکھئے شکل 7.34)۔ برآمدات کی بحالی میں دو غیر معمولی عناصر شامل ہیں: (1) ٹیکسٹائل کے شعبے میں برآمدات میں کمی کے باوجود مجموعی برآمدات میں بلند نمو ہوئی، (2) 08ء کے دوران ملکی نقصان دہ مسائل مثلاً بجلی کی کمی، ملکی پیداواری لاگت میں اضافہ، انفراسٹرکچر کی عدم دستیابی، سیاسی عدم استحکام اور امن وامان کی صورتحال کے باوجود برآمدات میں نمو کے ہدف کو پورا کیا گیا۔

ماہانہ برآمدی کارکردگی کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات میں بحالی کا بڑا حصہ 08ء کی دوسری ششماہی میں دیکھنے میں آیا ہے (دیکھئے شکل 7.34 اور 7.35) جس کی وجہ مختلف مثبت تبدیلیاں ہیں جیسے: (الف) سال 2007ء کے اختتام سے عالمی ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر چاول، سونا اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے برآمدی آمدنی میں بہتری آئی ہے (دیکھئے جدول 7.19)۔ ان عوامل کی وجہ سے برآمدات میں ہونے والا اضافہ جزوی ہو سکتا ہے کیونکہ بیرونی پیش رفت

جدول 7.16: تجارتی کارکردگی (جولائی تا اکتوبر 09ء)

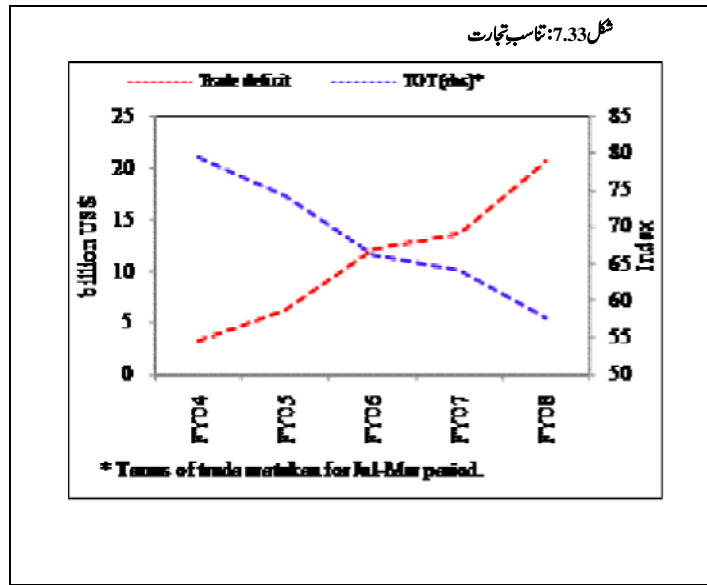
ارب امریکی ڈالر	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء
برآمدات	5.5	5.8	6.8
نمو (فیصد)	0.7	5.1	16.6
درآمدات	9.6	11.4	14.3
نمو (فیصد)	7.7	19.7	24.9
تجارتی خسارہ	4.0	5.6	7.5

جدول 7.17: پیداواریت کے بعض تعین عوامل، جی ڈی پی کے ساتھ تناسب

فیصد	میں 05ء	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء
ترقیاتی اخراجات	3.8	4.8	4.9	4.0
تعلیم پر اخراجات	0.2	0.2	0.3	0.2

انڈونیشیا	بنگلہ دیش	سری لنکا	بھارت	پاکستان	مجموعی مسابقتی درجہ بندی
54	111	76	49	101	بنیادی شرائط
76	117	92	80	110	ادارے
68	127	66	53	95	بنیادی ڈھانچہ
86	122	63	72	85	معاشی استحکام
72	101	132	109	116	صحت و پرائمری تعلیم
87	105	53	100	116	کارکردگی
37	97	74	33	89	اعلیٰ تعلیم و تربیت
71	131	65	63	123	ایشیا کی منڈیوں کی کارکردگی
37	106	42	47	100	محنت کش افراد کی منڈیوں کی کارکردگی
43	107	115	89	121	مالی منڈیوں کی جدیدیت
51	82	65	34	71	تکنیکی اہلیت
88	126	82	69	100	منڈی کا حجم
17	53	64	5	29	جدت پسندی
45	115	34	27	85	کاروباری جدیدیت
39	105	32	27	87	جدت پسندی
47	122	36	32	82	

ماخذ: عالمی مسابقتی رپورٹ 2007-08ء، عالمی اقتصادی فورم
یہ درجہ بندیوں کا مجموعی طور پر 131 ممالک کے درمیان کی گئی ہیں۔



کے باعث برآمدات میں اضافہ ہوا ہے جو کہ برقرار نہیں رہ سکتا۔ مثال کے طور پر 2008-9ء میں چاول کی فصل منڈی میں آنے سے اس کی قیمتوں میں کمی کی توقع ہے۔ جہاں تک زیورات کی برآمدات کا تعلق ہے تو واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 08ء کے دوران خام سونا متحدہ عرب امارات میں برآمد کیا گیا تاکہ وہی اور پاکستانی مارکیٹ میں پائے جانے والی قیمتوں میں فرق سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ تاہم سونے کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ اس کی برآمدات میں بھی کمی کے رجحان کا امکان ہے۔³⁶ اسی طرح جولائی 2008ء سے تیل کی عالمی قیمتیں کم ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

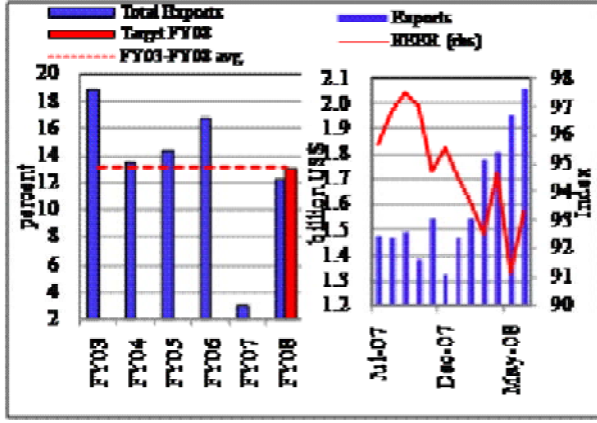
(ب) دیگر مسابقت کاروں کے مقابلے میں شرح مبادلہ کی تخفیف قدر سے ملک کی مسابقت میں مضبوطی آتی ہے (دیکھئے شکل 7.34 ب)۔ اہم بات یہ ہے کہ ملکی شرح مبادلہ کی تخفیف قدر کے ساتھ بڑے دیگر ملکی

مسابقت کاروں کے زرمیں پیش قدری آتی ہے جس سے برآمدی آرڈر کا رخ پاکستان کی جانب ہو جائے گا۔ یہ عنصر ٹیکسٹائل کی برآمدات کے لیے خاصا اہم ہے کیونکہ م 08ء کی پہلی ششماہی کی پست نمونے کے مقابلے میں دوسری ششماہی میں معمولی نمونہ ہوئی ہے (دیکھئے شکل 7.35)۔

(ج) ان عوامل کے علاوہ چند شعبوں (سینٹ و کیمیکل اور پلاسٹک) میں پیداواری گنجائش میں اضافے سے برآمدی مقدار میں بہتری آنا شروع ہو گئی ہے۔ مزید یہ کہ پڑوسی

³⁶ م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں زیورات کی برآمدات میں 16.9 فیصد کی سال بھرتی واقع ہوئی۔

شکل 7.34 الف: برآمدی نموی کارکردگی



شکل 7.34 ب: برآمدات اور حقیقی مؤثر شرح مواد

ملک افغانستان کی مارکیٹ میں بلند قیمتوں اور زیادہ طلب کی وجہ سے پٹرولیم گروپ کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔

اس کے نتیجے میں ابتدائی دو عوامل (الف اور ب) کی غیر موجودگی میں مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات میں ہونے والی تمام نمو غیر ٹیکسٹائل شعبے (خاص طور پر دیگر ایشیا سازی) بلند برآمدات کی وجہ سے ہوئی ہے۔ جو کہ غیر ٹیکسٹائل شعبے میں رسد کے مسائل حل ہونے کے بعد شعبے میں بلند نمو کی صلاحیت کی طرف اشارہ کرتی ہے (دیکھئے شکل 7.35)۔ درحقیقت م س 08ء کے دوران مجموعی برآمدات میں اتفاقی عوامل کے حصے میں اضافہ ہوا ہے اگرچہ یہ حصہ بڑا ہے لیکن اس کا اثر آخر کے دو ساتھی عوامل سے کم رہا ہے (دیکھئے شکل 7.35)۔ اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات کی کارکردگی میں موجودہ بہتری م س 09ء میں بھی جاری رہنے کی توقع ہے۔

جدول 12: 7.19 اہم ترین برآمدات - برآمدات کے اضافے میں حصہ (فیصد)

مطلق فرق	مقداری اثرات	قیمتوں کے اثرات
باستی چاول	18.0	8.4
سینٹ اور مصنوعات	11.7	1.5
دیگر چاول	11.2	-1.1
پٹرولیم مصنوعات	10.4	3.4
دیگر ٹیکسٹائل	7.0	دستیاب نہیں
تیار مصنوعات	7.0	-1.3
زیورات	6.2	دستیاب نہیں
چمڑے کے مصنوعات	6.0	-1.7
سٹھیک ٹیکسٹائل	5.6	3.9
چمڑا	4.9	0.4
پلاسٹک کا سامان	4.4	0.6
نیفتا	4.0	0.0
کل	96.5	41.1

مالی سال 08ء کے دوران اہم برآمد کنندگان - مسائل چیلنجز اور مواقع

م س 08ء کے دوران مجموعی برآمدات میں چاول کا حصہ سب سے زیادہ رہا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ ہے (دیکھئے جدول 7.19)۔ بلند قیمتوں کے اضافے کا اثر خاص طور پر چاول کی دیگر اقسام کی برآمدات سے ہوتا ہے۔ بہر حال باستی اور چاول کی دیگر اقسام کی پاکستانی برآمدات کی اکائی قدروں کا موازنہ چاول کی بین الاقوامی قیمتوں سے کیا جائے تو اس کا ایک دلچسپ منظر نامہ سامنے آتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت (ایف اے او) کی رپورٹ کے مطابق چاول کی بین الاقوامی قیمتیں پاکستان کے وفاقی ادارہ شماریات (ایف بی ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی برآمدی اکائی قدروں سے بلند رہی ہیں (دیکھئے شکل 7.36)۔

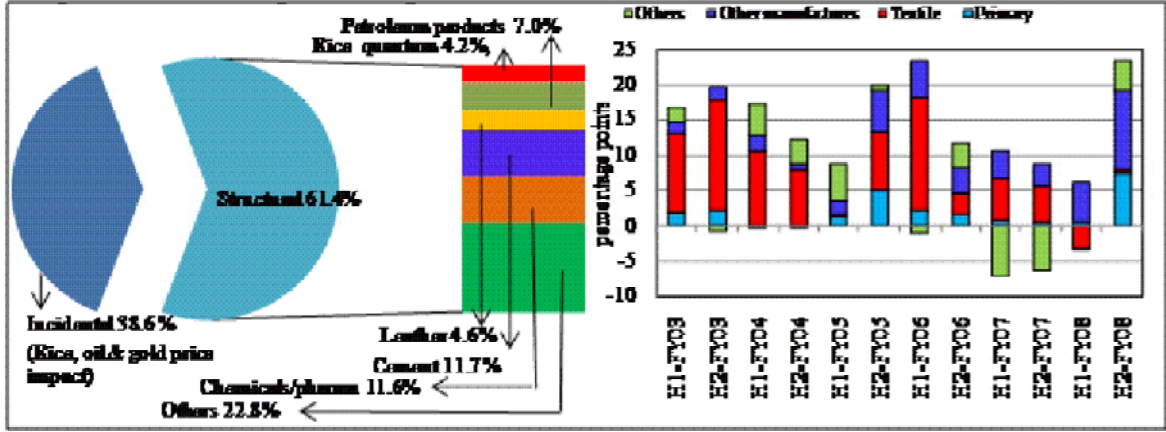
مستقبل میں چاول کی برآمدات میں نموی صلاحیت موجود ہے پاکستان پہلے ہی چاول کا برآمد کنندہ ہے اور وہ چاول کی برآمدی مقدار میں اضافے سے آمدنی میں اضافہ کر سکتا ہے۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلند بین الاقوامی قیمتوں کے باعث پاکستانی کاشتکاروں نے م س 09ء کے لیے کپاس کی جگہ چاول کی کاشت کو ترجیح دی ہے۔ اس سے چاول کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث اس کی برآمدات کی سست روی کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔

بلند یافت اور قلیل دورانیے کی چاول کی اقسام کی کاشت سے وسط مدتی پیداوار کے ذریعے برآمدات میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں 37 چاول کی کاشت کی موجودہ یافت

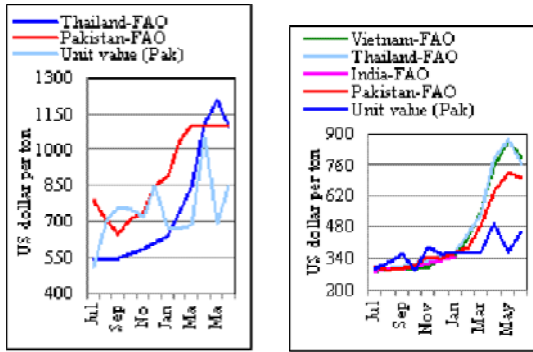
37 پاکستان اپنے حربیوں کے مقابلے میں زراعت کی تحقیق میں بہت پیچھے ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان اب تک باستی چاول کی دو اقسام کو متعارف کرا چکا ہے جس میں باستی 385 (1988ء میں متعارف ہوا) اور بہر باستی (1996ء میں متعارف ہوا) شامل ہیں جن کی بین الاقوامی منڈی میں پہچان ہے۔ دوسری جانب بھارت دنیا کا تیسرا بڑا چاول برآمد کرنے والا ملک ہے جس نے باستی چاول کی مختلف اقسام کو متعارف کرایا ہے جس میں دہرہ دون اور 41 ہراؤڈی باستی اور 40، ایچ بی بی-19 اور 41، باستی 217، رہنیر باستی اور پوما باستی شامل ہیں۔ بھارت دنیا میں پاکستان کے مقابلے میں باستی چاول کے بڑے برآمد کنندگان کی حیثیت سے اچھا ہے۔

شکل 7.35 الف: برآمدات میں اضافہ کرنے والے عوامل

شکل 7.35 ب: برآمدی نمونوں حصہ



شکل 7.36 الف: برآمدی قیمت کا مقابلہ۔ چاول کی دیگر اقسام



دیگر بڑے ممالک کی پیداوار کے مقابلے میں سب سے کم ہے (دیکھئے شکل 7.37)۔

چاول کی پروسیسنگ میں بہتری کے ذریعے بھی موجودہ پیداوار کے نقصانات کو کم کر کے منافع کو بڑھانا ممکن ہے۔ اناج کے ذخیرے کے لیے گودام کی فراہمی ضروری ہے تاکہ دھان کو سکھانے کے بعد کھلی جگہ پر رکھنے کی بجائے ان گوداموں میں ذخیرہ اندوز کیا جائے جو کہ موجودہ عام طریقہ ہے۔ مزید یہ کہ چاول خشک کرنے والی مشینوں کے ذریعے دھان کو سکھانے سے پیداواری نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی دھوپ کی مدد سے دھان کو سکھانے سے نقصان سے بچنے کے علاوہ برآمدی آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

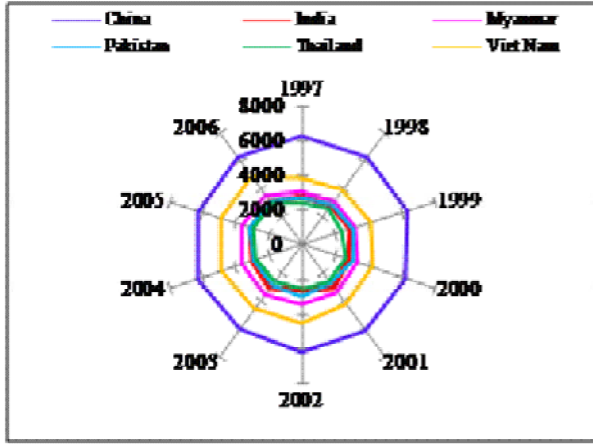
میں 08ء کے دوران مجموعی برآمدات میں سیمنٹ کی برآمدات کا دوسرا بڑا حصہ ہے۔ سیمنٹ کی برآمدات میں اضافہ ملک میں پیداواری گنجائش میں بہتری اور چند علاقوں بھارت، یو اے ای اور افریقہ کی منڈیوں میں بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ سے ہوا ہے۔ بہر حال اس بلند نمو کی پائیداری کے لیے برآمد کنندگان کو مختلف منڈیوں کی طلب کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

سیمنٹ کی برآمدات کی منڈی کی بنیاد زیادہ پیشکش کرنے والی منڈیوں کی طرف متنوع بنانے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ تین برسوں کے دوران سیمنٹ کی برآمدی منڈی میں پائیدار تنوع رہا ہے (دیکھئے شکل 7.38)۔ اب تک میں 08ء کے دوران برآمدات کا زیادہ تر حصہ افغانستان کا ہے جہاں کی منڈی میں دیگر علاقوں کے مقابلے میں سب سے کم قیمت کی پیشکش ہوئی (دیکھئے شکل 7.38)۔ جبکہ قیمتوں کے مقابلے کے لحاظ سے بھارت اور افریقہ کی منڈیاں زیادہ پرکشش ہیں۔ بھارت میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ملکی گنجائش میں اضافے میں حالیہ پیش رفت³⁸ کے ساتھ منڈی کی طلب میں اتار چڑھاؤ آ سکتا ہے۔ دوسری جانب وسط مدت میں مشرقی یورپ، لاطینی امریکہ، ایشیا اور افریقہ کی ممالک میں تیزی سے

³⁸ رپورٹ کے مطابق 2009-10ء (مالی سال 10ء) کے اختتام تک بھارت میں سیمنٹ کی پیداواری صلاحیتیں 141 زیر تعمیر منصوبوں کی بنا پر 111 ملین ٹن اضافہ ہو جائے گا۔

<http://www.ibef.org/industry/cement.aspx>

شکل 7.37: چاول کی فصل کی یافتہ مختلف ملکوں کا تقابل (کلوگرام فی ہیکٹر)



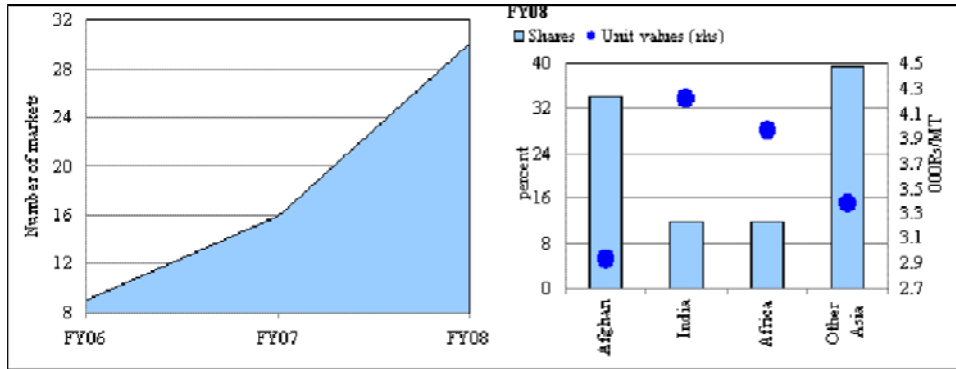
ہونے والی تعمیری سرگرمیوں کے باعث سیمنٹ کی عالمی طلب میں اضافے کا امکان ہے۔³⁹ اس لیے خطے میں معاشی نمو سے فائدہ اٹھانے کے لیے مزید افریقی منڈیوں کی تلاش ضروری ہے۔ مزید یہ کہ سری لنکا جس کے ساتھ پاکستان نے آزاد تجارتی معاہدے کیا ہے پاکستان کے لیے سیمنٹ کی برآمدات کے لیے ایک بڑی منڈی ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان منڈیوں میں سیمنٹ کی قلت ہے۔

م 08ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات کی کارکردگی غیر تسلی بخش رہی اور وسیع الہیاد کی ہوئی (دیکھئے جدول 7.22)۔ اس عرصے کے دوران ٹیکسٹائل کے تمام بڑے زمروں کی برآمدی مقدار میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی ناقص کارکردگی کی وجہ طلب و رسد دونوں کی طرف سے ناموافق عوامل ہیں۔ رسد کی جانب سے اس شعبے کو مسلسل ساختی

شکل 7.38:

سیمنٹ کی برآمدات میں منڈی کا تنوع

سیمنٹ کی اہم برآمدی منڈیوں میں قیمتوں کا تقابل، م 08ء



مسائل کا سامنا ہے جس میں پیداواری لاگت میں اضافہ، ہنرمند افرادی قوت کی کمی، کم پیداوار، لوڈ شیڈنگ اور امن و امان کی خراب صورتحال کے باعث برآمدی آرڈرز کو دوسرے فراہم کنندگان کی سمت منتقل کرنے جیسے مسائل شامل ہیں۔ دوسری جانب یورپی یونین اور امریکی منڈیوں کی طرف سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی طلب میں کمی کی وجہ سے اس شعبے کی برآمدی کارکردگی پر گہرا اثر پڑا ہے (دیکھئے جدول 7.20)۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ م 08ء ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی کے دو مرحلے کی نمائندگی کرتا ہے۔ م 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے میں وسیع الہیاد کی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 7.39)۔ جبکہ م 08ء کی دوسری ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات میں معمولی اضافہ ہوا۔ برآمدات میں اضافہ تیار ملبوسات اور سنٹھیک

³⁹ 2010 بینک سیمنٹ کی عالمی طلب میں 4.7 فیصد سالانہ اضافے کا امکان ہے۔ <http://www.freedoniagroup.com/pdf/2076smwe.pdf>

ٹیکسٹائل کے زمروں وغیرہ کی وجہ سے ہوا (دیکھئے شکل 7.39)۔

جدول 7.20: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو-منڈی کا تجزیہ فیصد میں

مالی سال 08ء		مالی سال 07ء	
ملبوسات	ٹیکسٹائل	ملبوسات	ٹیکسٹائل
0.9	-6.8	12.8	-6
-1.9	3.2	7.4	3.3
-2.3	1.8	5	11.6
2.2	0.6	7	8.2

ماخذ: امریکی سٹینس بیورو اور یورپین سٹیٹ

ملبوسات کی برآمدی کارکردگی خاص طور پر سال 08ء کی پہلی ششماہی میں یورپی منڈی کے مقابلے میں امریکی منڈیوں میں بہتر رہی (دیکھئے جدول 7.20 اور 7.21) جس کی وجہ پاکستان کے ٹیکسٹائل حریفوں خاص طور پر چین کی مسابقتی صلاحیت میں کمزوری ہے۔ 2008ء کی پہلی ششماہی میں امریکی منڈیوں میں چین کے ملبوسات کی برآمدات میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ دوسری جانب اسی عرصے میں بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان کے برآمد کنندگان کے حصے میں بہتری آئی ہے۔ 2008ء کی دوسری ششماہی کے دوران پاکستان کی ملبوساتی برآمدات میں 2008ء کی دوسری ششماہی کے دوران معمولی اضافہ ہوا ہے۔

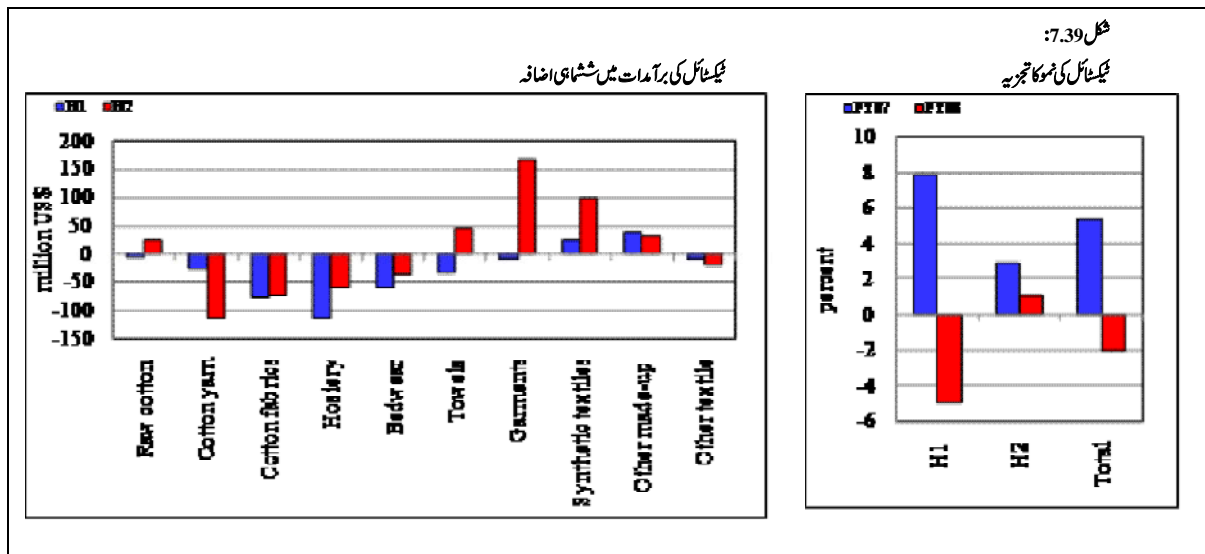
جدول 7.21: امریکی ملبوسات کی درآمدات نمو اور حصہ فیصد میں

حصہ		نمو	
پہلی ششماہی 08ء	پہلی ششماہی 07ء	دوسری سہ ماہی 08ء	پہلی سہ ماہی 08ء
27.5	28.1	-3.0	-5.1
5.3	5.2	-2.4	-9.6
4.9	4.4	-5.4	1.0
2.1	2.0	8.2	5.3
		0.9	-1.7

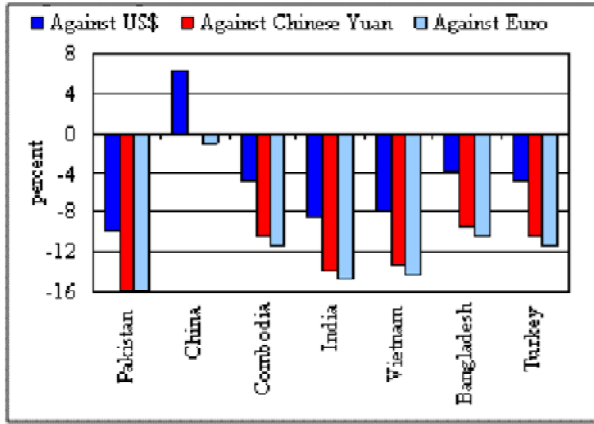
ماخذ: ایمریٹج ٹیکسٹائل

2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے شرح مبادلہ میں تیزی سے کمی کی اہم پیش رفت ہوئی جس کی وجہ سے ملکی برآمدات کی مسابقت میں بہتری آئی۔ یہ صورتحال اس وقت زیادہ اہم ہوگئی جب روپے کی قدر میں کمی کا رجحان دیگر اہم ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کی کرنسی کی قدر روپے کے مقابلے میں بڑھ رہی تھی یا زیادہ مضبوط تھی (دیکھئے شکل 7.40)۔ تاہم شرح مبادلہ میں کمی کے کچھ فائدہ مند اثرات خام مال ایشیا کی درآمدی لاگت میں اضافے کی وجہ سے زائل ہو گئے۔ ٹیکسٹائل برآمدات کی مسابقت میں بہتری لانے میں شرح مبادلہ کا ایک اہم کردار ہے اور اس کا امریکی منڈی میں پاکستانی ملبوسات کی مسابقت بڑھانے میں اہم حصہ ہے۔

چین میں محنت کش افراد کی منڈی میں اصلاحات کے نتیجے میں چینی محنت کش افراد ٹیکسٹائل کے علاوہ دیگر منافع بخش شعبوں کی جانب رخ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اس کی



شکل 7.40: اہم کرنسیوں کے مقابل شرح مبادلہ میں اضافہ فری، 2008ء کی پہلی ششماہی



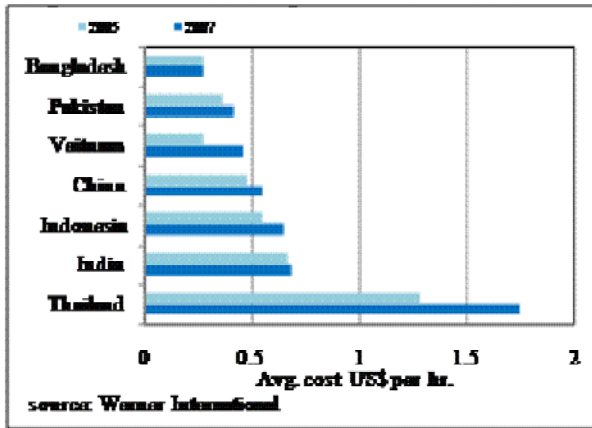
ٹیکسٹائل کی محنت کی لاگت میں اضافہ ہو رہا ہے۔⁴⁰ دوسری جانب پاکستان اس شعبے میں مسابقتی اہمیت کا حامل ہے اور ملک میں محنت کی لاگت خطے میں شامل تمام ممالک سے سب سے پست سطح پر ہے (دیکھئے شکل 7.41)۔ ان عوامل کے پس منظر میں ملبوسات اور دیگر بلند قدر کی ایشیا کی برآمدات کا موجودہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے جس سے ٹیکسٹائل برآمدات کو کچھ سہارا ملے گا۔

غیر ٹیکسٹائل شعبے میں مضبوطی اور تخفیف قدر کی وجہ سے ٹیکسٹائل کے شعبے کی برآمدات میں بہتری کے باعث مالی سال 09ء میں برآمدات میں نمو کی موجودہ سطح برقرار رہنے کی توقع ہے۔

درآمدی بل میں اضافے کا ایک تجزیہ۔ مالی سال 08ء

مالی سال 07ء کے مقابلے میں م س 08ء کے دوران درآمدی نمو میں تیزی سے اضافہ ہے جس میں سال بسال 30.9 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ م س 07ء میں اس میں کمی دیکھی گئی تھی (دیکھئے شکل 7.42)۔ درآمدی نمو میں اضافے کی تین وجوہات ہیں (1) بین الاقوامی ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کی شکل میں بھاری بیرونی دھچکے (2) ملک میں گندم اور کپاس کی قلت (3) چند شعبوں کی طلب میں دوبارہ اضافہ مثلاً بجلی پیدا کرنے کی مشینری، صنعتی کیمیکلز، اسٹیل وغیرہ (دیکھئے شکل 7.42)۔ مالی سال 08ء کی دوسری ششماہی میں خاص طور پر ابتدائی دونوں عوامل کی وجہ سے درآمدی بل پر نمایاں اثرات پڑے (دیکھئے شکل 7.42)۔ ان عوامل کی غیر موجودگی کے علاوہ مجموعی طلب میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے درآمدات میں اضافہ ہوا ہے جو کہ م س 07ء کے مقابلے میں زیادہ ہے تاہم گذشتہ چند برسوں کے مقابلے سے سست روی کی عکاسی کرتا ہے (دیکھئے شکل 7.42)۔

شکل 7.41: لیبر کی لاگت کا موازنہ



پاکس 7.4: شرح مبادلہ اور ٹیکسٹائل برآمدات کی مسابقت

حزینف اور جعفری نے 2008ء کی ایک رپورٹ میں 1974ء تا 2004ء کے دوران پاکستان کے ٹیکسٹائل شعبے کی مسابقت کا تعین کرنے والے عوامل کا تجرباتی بنیادوں پر تجزیہ کیا۔ اس جائزے میں ٹیکسٹائل برآمدات کی مسابقت کی پیمائش اشاریہ عیاں تقابلی برتری (revealed comparative advantage) سے کی گئی اور اس کے لیے مجموعی برآمدات میں پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے حصے اور دنیا کی مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل برآمدات کے تناسب کو استعمال کیا گیا ہے۔ سے یہ بات سامنے آئی کہ طویل مدت میں کپاس کی پیداوار، حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اور مالی شعبے کی ترقی کو پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کا تعین کرنے والے اہم عوامل کی حیثیت حاصل ہے جبکہ قلیل مدت میں نامیہ شرح مبادلہ اور بجلی کے نرخ ٹیکسٹائل برآمدات کی مسابقت کو متعین کرتے ہیں۔

ماخذ: حذیفہ ایم این اور ایس کے جعفری (2008ء) "مالی ترقی اور ٹیکسٹائل شعبے کی مسابقت: پاکستان کے حوالے سے ایک جائزہ" ساؤتھ ایشین اکنامک جرنل، 158-141: (2008): 9-1

<http://www.emergingtextiles.com/?q=art&s=080515-china-country-report&r=country-reports&n=6>⁴⁰

الف	ب	ج	د	م 07ء		م 08ء		فیصد سال بسال فرق		
				قیمت	اکائی قیمت	قیمت	اکائی قیمت	مطلق فرق قدر	مقدار	قیمت
				-	2036.8	2759.6	722.8	35.5	-	
غذائی گروپ	جس میں									
	چاول			میٹرک ٹن	1121.8	1795.7	628.5	60.1	-8.5	673.9
	ٹیکسٹائل گروپ				10757.3	10553.7	-203.6	-1.9	-	
	جس میں									
	سوتی دھاگہ			میٹرک ٹن	1425.8	1293.2	2288.3	8.3	-9.3	-16.3
	سوتی ملبوسات			مربع میٹر	2017.6	1948.3	994.9	9.0	-3.4	-11.4
	بٹے ہوئے کپڑے			درجن	1964.6	1834.2	19.7	-6.3	-6.6	-0.3
	بسز کی چادریں			میٹرک ٹن	1958.6	5362.7	5674.0	5.8	-4.0	-9.2
	تولے			میٹرک ٹن	595.0	3786.8	606.9	4.0	2.0	-1.9
	تیار ملبوسات			درجن	1379.7	1489.9	37.0	9.3	8.0	-1.2
	سنتھیک ٹیکسٹائل			مربع میٹر	429.8	475.7	0.9	20.7	10.7	-8.3
	دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات				473.9	545.3	71.4	15.1	-	
	دیگر ٹیکسٹائل خام مواد				312.1	281.6	-30.4	-9.8	-	
	پٹرولیم گروپ				840.4	1220.4	380.0	45.2	-	
	دیگر ایشیا سازی گروپ				2608.6	3620.9	1012.4	38.8	-	
	جس میں									
	چھڑا پینائل لیڈر کے سوا			مربع میٹر	302.8	416.8	17.2	0.9	37.6	36.4
	چھڑا				546.1	684.4	138.3	25.3	-	
	چھڑا مصنوعات				388.0	639.6	251.6	64.9	-	
	کیپیکلز اور ادویات				38.9	189.1	150.2	385.9	-	
	زیورات				139.7	408.7	57.0	7.6	192.6	171.9
	سینٹ اور سینٹ مصنوعات			مربع میٹر	733.3	897.7	164.4	22.4	-	
	تمام دیگر ایشیا				16976.3	19052.3	2075.9	12.2	-	
	کل برآمدات									

جدول 1: شعبہ ٹیکسٹائل کی مسابقت کے تعین حوالہ کی پلک

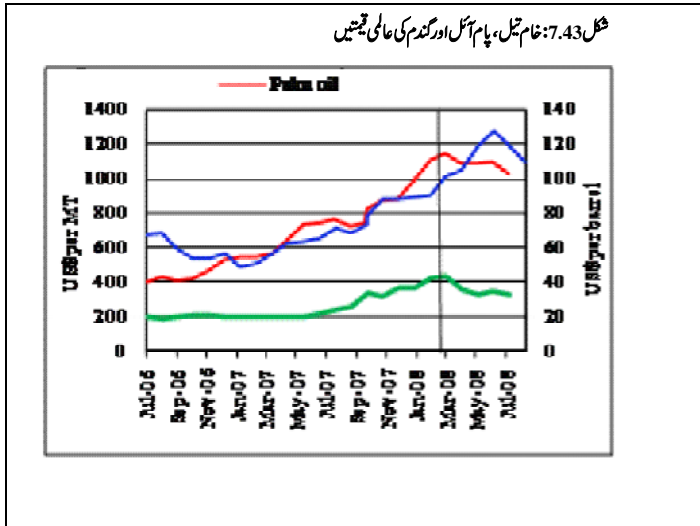
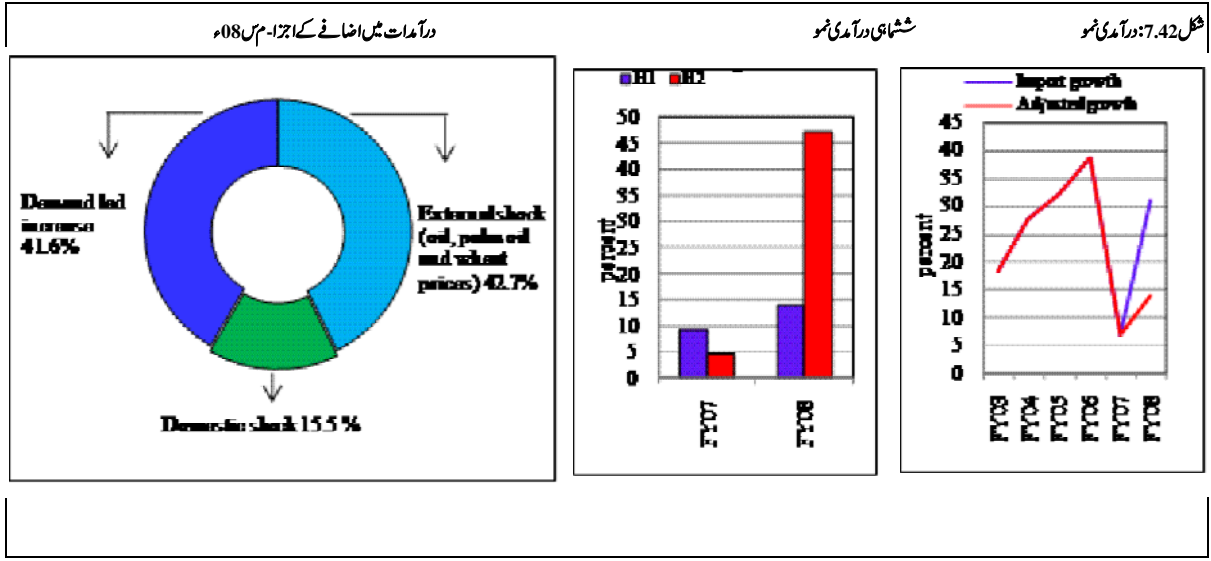
فیصد	طویل مدت	تعمیراتی مؤثر شرح مبادلہ	کپاس کی پیداوار	مالی شعبے کی ترقی
-0.2	0.2	0.1	0.1	0.2
0.4	0.3	0.1	0.1	0.3
0.4	0.3	0.1	0.1	0.3

تاہم ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان م 08ء کی چوتھی سہ ماہی سے کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ منڈی میں نئی گندم کی دستیابی، پام آئل کا بلند ذخیرہ اور امریکی معیشت میں بدستور سست روی کی وجہ سے پٹرول کی طلب میں کمی کی وجہ سے ایشیا کی قیمتوں میں کمی واقع ہو رہی ہے (دیکھئے شکل 7.43)۔ تاہم خام تیل اور پام آئل کی قیمتوں میں م 09ء کے دوران اتار چڑھاؤ رہے گا جبکہ 2008-09ء کی گندم کی فصل منڈی میں آنے سے قیمتوں میں کمی میں استحکام رہے گا۔⁴¹ اس طرح م 09ء کے دوران قیمتوں کے دھچکوں کا اثر معتدل رہے گا۔

ملک میں خام کپاس کی رسد کے حوالے سے ملکی دھچکوں کی میکانیت پریشان کن صورتحال کی عکاسی کرتی ہے۔ م 05ء سے کپاس کے زیر کاشت رقبے پر وائرس اور سنڈیوں کے حملے کی وجہ سے پیداوار میں مسلسل کمی آرہی ہے (دیکھئے شکل 7.44)۔

41 امریکی محکمہ زراعت کی پیش گوئی کے مطابق 2008-09ء میں گندم کی عالمی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ ہوگا۔

http://usda.mannlib.cornell.edu/usda/current/WHS-yearbook/WHS-yearbook-05-09-2008_Special_Report.

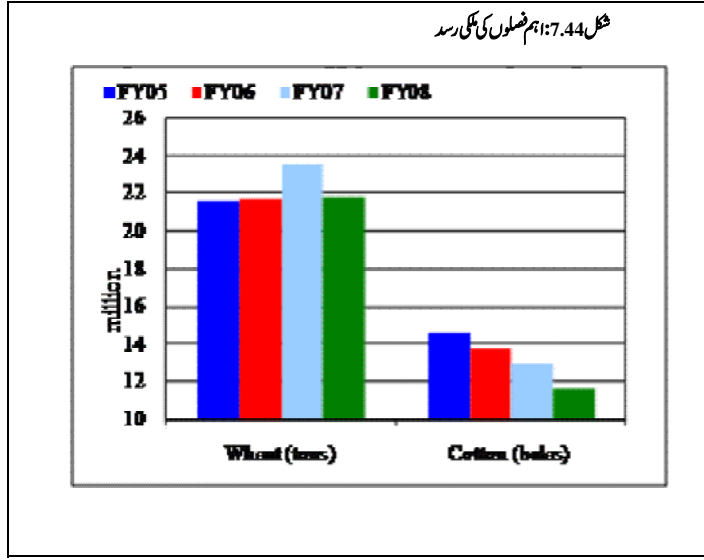


یہ صورتحال موجودہ سال بھی برقرار رہے گی۔ رپورٹ کے مطابق مالی سال 09ء میں کاشت کار چاول کی کاشت کی جانب رخ کر رہے ہیں تاکہ چاول کی بلند قیمتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکے جس کی وجہ سے کپاس کی قلت کا امکان ہے اور م س 09ء کے دوران کپاس کی درآمدات جاری رہیں گی۔ اگرچہ م س 05ء اور 06ء کے مقابلے میں م س 08ء میں گندم کی پیداوار میں معمولی اضافہ ہوا ہے تاہم حکومت نے م س 09ء گندم کی قلت سے بچنے کے لیے اس کی درآمدات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

طلب میں اضافے سے درآمدات کی نمو پر زیادہ تر اثرات پٹرولیم مصنوعات، دیگر کیمیکلز، کیمیائی کھاد، لوہے اور اسٹیل کے اسکرپ کی درآمدات میں اضافے کی وجہ سے ہوا ہے (دیکھئے جدول 7.23 اور 7.25)۔ خاص طور پر پٹرولیم مصنوعات میں اضافے کی وجہ درآمدی

مقدار زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ان میں ہائی اسپیڈ ڈیزل، فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ شامل ہیں جن میں ہائی اسپیڈ ڈیزل کا زیادہ حصہ ہے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باوجود ہائی اسپیڈ ڈیزل کی درآمدات میں اضافہ معاشی سرگرمیوں میں بہتری کی عکاسی کرتا ہے جس کی وجہ مواصلات کے شعبے میں ایندھن کی طلب بڑھ گئی جبکہ فرنس آئل کی درآمدات ملکی بجلی پیدا کرنے کی ضرورت کے تحت کی گئی۔ تاہم موٹر اسپرٹ کی درآمدات م س 08ء کے دوران ایران سے اسٹانگ کی سرگرمیوں پر قابو پانے کی وجہ سے غیر معمولی سطح تک پہنچ گئی (دیکھئے شکل 7.45)۔

اگرچہ پٹرولیم درآمدات میں اضافے سے معاشی نمو کی ضرورت کی عکاسی ہوتی ہے لیکن م س 08ء کے دوران بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے درآمدی بل پر دباؤ بڑھ گیا۔ اس تناظر میں ملک میں پٹرولیم مصنوعات کی طلب کو قابو میں رکھنے کے لیے تیل کی قیمتوں پر دی جانے والی زرعات کو ٹیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اب تک ترقی پذیر ممالک میں تیل کی طلب نسبتاً کم لپک سمجھا جاتا ہے اور پاکستان کا معاملہ بھی اس سے مختلف نہیں ہے (دیکھئے باکس 7.5)۔ اس وجہ سے پٹرولیم مصنوعات کی درآمدی طلب پست کی ہوئی ہے جو کہ عالمی اور ملکی تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے جاری رہے گی۔ خاص طور پر پٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کے نتیجے میں پٹرولیم کی طلب میں کمی کا امکان ہے۔



درآمدات میں اضافے کا دوسرا بڑا سبب دیگر کیمیکل کی درآمدات ہیں۔ یہ ایک وسیع شعبہ ہے جو مختلف صنعتوں کی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے۔⁴² مئی 08ء کے دوران ٹیکسٹائل، بوتل درجے کی گوند، مشروبات، پلاسٹک کی صنعت میں استعمال ہونے والے کیمیکلز بلند اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 08ء کے دوران ملکی ڈی اے پی پلانٹ مرمت کی وجہ سے بند ہونے کے باعث کیمیائی کھاد کی درآمدات میں اضافہ ہوا جبکہ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کے استعمال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں بجلی کی کمی میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے جزیٹرز کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بجلی کے منصوبوں (آئی پی پی) کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بجلی کے پلانٹس کی مشینری بھی درآمد کی گئی ہے۔⁴³ مزید یہ کہ ٹیلی مواصلات کے شعبے میں توسیع کے باعث اس میں استعمال ہونے والے آلات کی درآمدات میں بھی اضافہ ہوا۔

جدول 7.23: مجموعی درآمدات میں اضافے میں 10 اہم مصنوعات کا حصہ

مطلق فرق	مقداری اثرات	قیمت کے اثرات	فیصد میں
25.7	8.8	16.9	پٹرولیم مصنوعات
17.1	2.0	15.1	خام پٹرول
8.6	5.2	3.4	آن پوائنڈم
7.6	0.5	7.2	پام آئل
7.6	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	دیگر کیمیکلز
6.9	5.9	1.0	روٹی
5.0	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	بجلی پیدا کرنے والی مشینری
4.7	2.0	2.7	تیار کیمیائی کھاد
2.6	1.8	0.8	لوہا اور اسٹیل کا اسکرپ
1.8	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	ٹیلی مواصلات کے دیگر آلات
87.7	26.2	47.1	مجموعی حصہ

درآمدی طلب کو قابو میں لانا، ایک ٹھنڈے؟

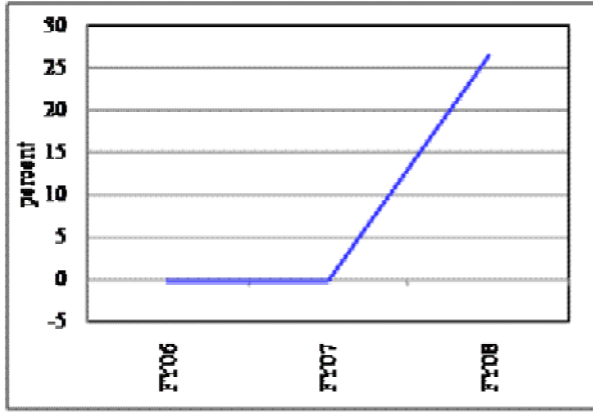
مذکورہ بالا بحث و مباحثہ میں ملک میں مستحکم معاشی و صنعتی نمو کے لیے مئی 08ء کے دوران درآمدی نمو کے اہم حصہ داروں کی افادیت بیان کی گئی ہے۔ ان درآمدات میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے درآمدی بل میں بھاری ماکاری ہوئی تاہم بین الاقوامی ذخائر میں تیزی سے تخفیف اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی اسے ایک ابھرتے ہوئے سنجیدہ مسئلے کے طور پر ظاہر کر رہی ہے (دیکھئے شکل 7.46)۔ یہ صورتحال درآمدات کی طلب کو محدود کرنے، روپے کی قدر میں بہت کمی کی وجہ سے ناموافق اقتصادی مضمرات سے گریز کرنے اور ذخائر میں کمی سے بچنے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔⁴⁴ اس حوالے سے حکومت اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے ہیں:

⁴² مثال کے طور پر ٹیکسٹائل، مشروبات، رنگ و روغن، رنگ سازی، ادویات، واشنگ ڈیٹرجنٹس وغیرہ۔

⁴³ پی پی آئی بی کے مطابق تین آئی بی بی مالی سال 09ء کے دوران کام کرنا شروع کر دیں گی جبکہ باقی پانچ پلانٹس مالی سال 10ء میں بجلی کی پیداوار کا آغاز کر دیں گے۔

⁴⁴ روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کے باعث روپے کے لحاظ سے کل وقتی قرضوں پر دباؤ میں اضافہ ہو جائے گا۔ مزید برآں تجارتی خسارے میں بلند اضافے کے باعث بیرونی ماکاری کی ضرورت میں اضافہ ہو جائے گا۔

شکل 7.45: موٹراپورٹ کی فروخت کی نمو



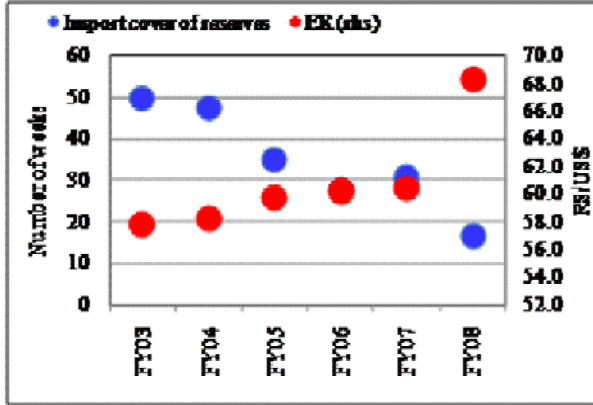
(1) حکومت نے غیر ضروری اشیائے تھیں کی درآمدات پر اضافی درآمدی ڈیوٹی، ریگولیٹری ڈیوٹی اور 100 فیصد ایک سی مارجن عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔⁴⁵ مزید برآں کئی مصنوعات پر 35 فیصد ایل سی مارجن بھی عائد کیا گیا ہے۔ اشیائے تھیں پر ڈیوٹی اور ایل سی مارجن عائد کر کے ان کی زیادہ درآمدات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب نسبتاً کم ضروری ایشیا کی درآمدات میں کمی کے لیے ان پر کم شرح کا ایل سی مارجن عائد کیا گیا ہے۔ ان اشیاء کے بڑے حجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 09ء کے دوران درآمدات میں کمی کی توقع ہے (دیکھئے جدول 7.24)۔

(2) صارف ایشیا کے لیے خام مال کی فراہمی بشمول جیٹ ایندھن، خام تیل، پام آئل، کیمیائی کھاد، ٹیکسٹائل کے لیے خام مال وغیرہ کا درآمدی نمو میں اضافے کا بڑا حصہ ہے (دیکھئے شکل 7.47)۔ ان ایشیا کی بڑھتی

پاکس 7.5: ڈیول کے ملکی نرخوں کے لحاظ سے ہائی اسپینڈ ڈیول کے صرف کی پلک

اس تجرباتی جائزے میں پیٹرولیم مصنوعات کی صرفی طلب کے نرخوں کی پلکداری معلوم کی گئی ہے۔ اعداد و شمار کی دستیابی میں دشواریوں کے باعث اس جائزے کو صرف ہائی اسپینڈ ڈیول تک محدود رکھا گیا ہے جس کی طلب گذشتہ تین برسوں کے دوران مجموعی پیٹرولیم مصنوعات کے نصف سے کچھ کم تھی۔ اس نمونے میں مال برداری و موصلات کا جی ڈی پی میں حصہ، مال برداری و موصلات کے حصے کی جی ڈی پی سے مطابقت، پیٹرولیم گروپ درآمدات کی روپے میں تجارتی قدر سے مطابقت اور بجلی کی مجموعی پیداوار میں آئی بجلی کے حصے جیسے متغیرات کو استعمال کیا گیا ہے۔ جائزے کے مطابق مختلف نمونوں کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ قیمتوں کے حوالے سے ڈیول کی صرفی طلب غیر پلکدار ہے کیونکہ ڈیول کی ملکی قیمتوں میں ایک فیصد اضافہ ہائی اسپینڈ ڈیول کے صرف کی نمونہ 0.12% 0.20% فیصد کی باعث ہوتا ہے۔ تجارت، مال برداری و موصلات اور مال برداری و موصلات کی جی ڈی پی سے مطابقت کے تغیرات کا ہائی اسپینڈ ڈیول کے صرف سے مثبت اور آئی بجلی کا ہائی اسپینڈ ڈیول سے منفی رابطہ ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات میں ہائی اسپینڈ ڈیول کے بڑے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مشق کے نتائج کو پیٹرولیم مصنوعات کے مجموعی صرف کی نمائندگی کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شکل 7.46: بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کا اثر



ہوئی درآمدات پر بالواسطہ مجموعی طلب میں کمی کے ذریعے قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور اس کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے شرح سود میں اضافہ ایک موثر پالیسی حل ہے۔

(3) م س 08ء کے دوران مجموعی درآمدات میں پیٹرولیم مصنوعات کا حصہ تقریباً 43 فیصد ہے۔ ملکی پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے اس میں معمولی سست روی ریکارڈ کی گئی ہے (دیکھئے شکل 7.48)۔ م س 08ء کی چوتھی سہ ماہی سے خاص طور پر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 7.48)۔ قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے طلب میں بتدریج سست روی کا امکان ہے۔⁴⁶ م س 09ء کی پہلی سہ ماہی سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی متوقع ہے۔

45 یہ پابندی ایشیا تھیں کی درآمدات پر لگائی گئی ہے۔ 2008-09ء کے بجٹ میں ان ایشیا پر ڈیوٹی کو بڑھا کر 25 فیصد سے بڑھا کر 35 فیصد کر دی گیا ہے جبکہ مجموعی ڈیوٹی 50 فیصد تک ہے۔ اس کے علاوہ اسکی ایشیا پر 15-50 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی بھی عائد کی گئی ہے۔

46 تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا اثر درآمدی اکائی قدروں پر ایک سے تین ماہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

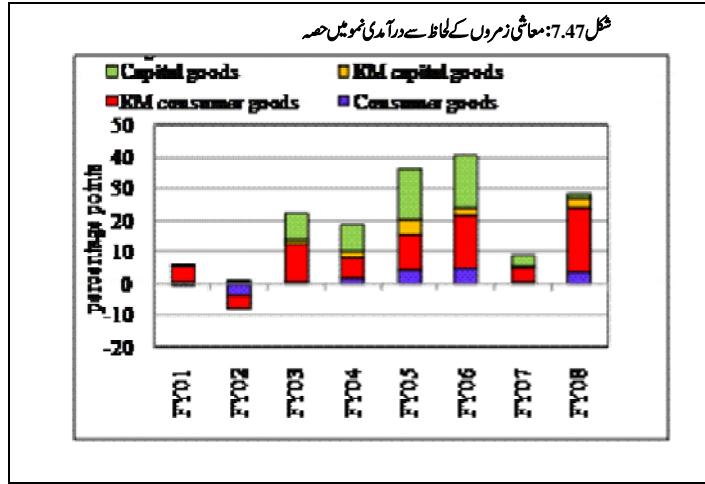
جدول 7.24: درآمدات پر بلا واسطہ اور بالواسطہ پابندیوں کا اثر

مالی سال 07ء	مالی سال 08ء	اشریائے تیش*
1.4	1.5	35 فیصد ایل سی مارجن**،**
8.6	10.6	پٹرولیم درآمدات
7.3	11.4	کل
17.3	23.4	

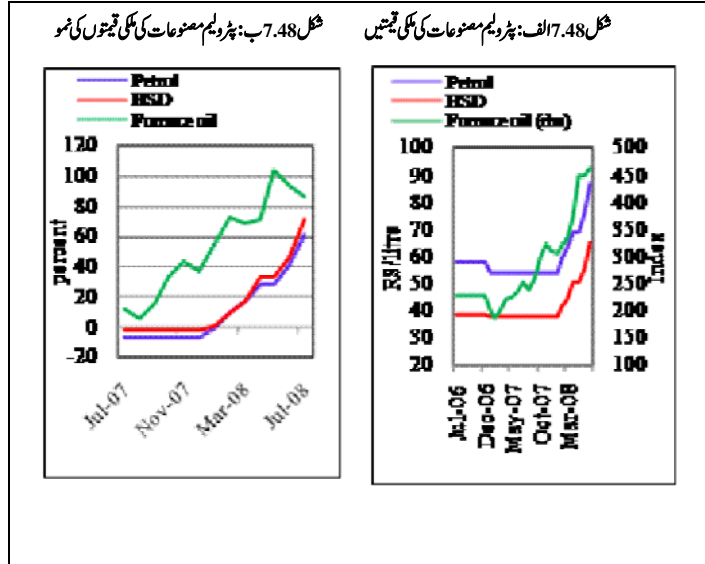
* پورے مالی سال کے اعداد و شمار جولائی اپریل کی درآمدات میں سے ان زمروں کا درآمدی حصہ معلوم کر کے کالے گئے ہیں۔ ** ایل سی مارجن کا اثر اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار سے نکالا گیا ہے۔

4) درآمدی طلب پر قابو پانے کے لیے بالواسطہ اور بلا واسطہ اقدامات کے علاوہ انجینئرنگ اشیا کے شعبے کو ترقی دینے کی ضرورت ہے تاکہ ملک میں ایسی اشیا کی تیاری کو یقینی بنایا جاسکے جن کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو ضرورت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر

☆ الیکٹریک مشینری گروپ میں شامل الیکٹریک اور ٹیلی فون کیلبرو، الیکٹریک اشیا کے سوچو وغیرہ کی درآمدات کی جاتی ہیں جن کا مالی سال 08ء کے دوران مجموعی الیکٹریک مشینری کی درآمدات میں حصہ 28 فیصد ہے۔⁴⁷ ان اشیا کو ملک میں بڑے پیمانے پر تیار کر کے درآمدات پر انحصار میں کمی لائی جاسکتی ہے۔



☆ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی ضرورت کو بھی ملکی پیداوار کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے۔ حکومتی فیصلے سے اس بات پر یقین اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے جس میں حکومت نے بجلی گھروں کو جن کی مالی کارروائیاں اپریل 2008ء کے بعد مکمل ہو گئی ہیں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کو ڈیوٹی میں رعایت کے بغیر درآمد کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔



☆ اسی طرح ٹیلی مواصلات کی مشینری کی درآمدات پر قابو پانے کے لیے ان کی ملک میں اشیا سازی کی جائے جس کے لیے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے ذریعے اس مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ غیر ملکی ٹیلی مواصلات کمپنیوں کو جو ملک میں پہلے ہی سے مصنوعات کی تیاری کے لیے کام کر رہی ہیں مراعات دی جائیں۔ اس طرح سے ٹیکنالوجی کی منتقلی کے ذریعے نہ صرف درآمدی دباؤ کو قابو میں رکھنے بلکہ ملکی اشیا سازی کی بنیاد میں تنوع میں مدد ملے گی۔ ان اقدامات پر عمل درآمد کرنے کے لیے حوصلے کی ضرورت ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم کے ذریعے آزاد تجارت کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کی وجہ سے بالواسطہ اور بلا واسطہ اقدامات لاکر درآمدات پر قابو پانا ایک مشکل پالیسی ہے۔ اس لیے یہ اقدامات طویل مدتی بنیادوں پر نہیں لیے جاسکتے۔ اس تناظر میں انجینئرنگ اشیا کے شعبے میں توسیع کا چوتھا اقدام زیادہ حقیقت پسند نظر آتا ہے۔ تاہم یہ بھی مسئلے کا ایک طویل مدتی حل ہے اور اس کے کارآمد ہونے کا انحصار موثر پالیسی کی تشکیل اور عمل درآمد ہونے پر ہے۔

⁴⁷ یہ تناسب اسٹیٹ بینک کے مالی سال 08ء جولائی تا اپریل کے اعداد و شمار کے مطابق ہے۔

